REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۳۹ — شمارہ ۴۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے
قیمت پرچہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۲ ربیع الثانی ۱۴۱۱ ہجری — یکم نبوت ۱۳۶۹ ہش — یکم نومبر ۱۹۹۰ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔
احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت، اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ⁂

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

روح پرور پیغام

لجنہ اماء اللہ بھارت قادیان کے پانچویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ - ھو الناصر

عزیز ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے لجنہ اماء اللہ بھارت ایک بار پھر اپنا سالانہ اجتماع قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ثابت ہو۔ اور اس میں شامل ہونے والی سب خواتین اس روحانی اجتماع سے کماحقہٗ فائدہ اٹھائیں۔ اور جو نیک باتیں وہ اس اجتماع میں سیکھیں ان کا نیک اثر دیر تک قائم رہے۔ اور ان کی زندگیوں کو روشن سے روشن تر بنانے والا ثابت ہو۔ آمین۔

میں اس موقعہ پر ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت کو یہ نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کی جو عظیم الشان ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اُن کے کندھوں پر ڈالی ہے اس کی ادائیگی کی طرف پہلے سے بہت بڑھ کر توجہ دیں۔ اور کسی مرحلہ پر بھی غفلت کا شکار نہ ہوں۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ہر جگہ اور ہر لحاظ سے کثرت اور ترقی سے نوازا ہے۔ لیکن اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ ہماری اصل کامیابی یہ ہے کہ احمدیت کی آنے والی نسلیں نسلاً بعد نسلٍ اعلیٰ اسلامی اخلاق اور تعلیمات کی امین بنی رہیں۔ اور اُن کے دل ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی آماجگاہ بنے رہیں۔ یہ دولت انہیں نصیب رہے تو یقیناً سمجھیں کہ دُنیا کی چکا چوند کبھی بھی اُن کی آنکھوں کو خیرہ نہ کر سکے گی۔

آپ اپنے اس مقصد کو ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں کہ آپ نے اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کرنی ہے کہ اُن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے مقبول رسول حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق پوری طرح راسخ ہو جائے۔ محبتِ الٰہی کے حصول کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ خود اس کا اہتمام کریں اور اپنے بچوں کو اس کا پابند بنائیں۔ اپنی نمازوں کو دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی دعاؤں سے سجائیں۔ نمازوں میں یہ کیفیت پیدا کرنے کے لئے دعا کے الفاظ پر غور و فکر کی عادت ڈالیں، نماز کے الفاظ کے معانی سیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی سکھائیں۔ قرآن مجید جو اللہ تعالیٰ کا پیارا کلام ہے اس کی تلاوت بھی دلوں کو محبتِ الٰہی سے ہمکنار کرتی ہے۔ اس کی عادت ڈالیں۔ اور اپنے بچوں کو بھی اس کا عادی بنائیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے واقعات اپنے بچوں کو سُناتی رہیں۔ اور خود پڑھنے کی تلقین ہمیشہ جاری رکھیں۔ اس بات کا اہتمام کریں کہ آپ کے گھروں میں سیرتِ نبوی کا شیریں تذکرہ ہمیشہ جاری و ساری رہے۔ اور بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی سیرت کے واقعات اس دلنشین انداز میں سُناتی رہیں کہ عشقِ رسول گویا دُودھ کی طرح اُن کی روح کی غذا بن جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور نیکی کے سب میدانوں میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانے کی توفیق دے۔ آمین ⁂

خاکسار:-

مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

جلسہ سالانہ قادیان ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا! (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم نبوت ۱۳۶۹ ہش

روزنامہ "پرتاپ" کے اداریہ پر حقیقت پسندانہ تبصرہ

روزنامہ پرتاپ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ اخبار آزادیٔ ہند سے قبل بھی اُردو زبان کا مؤقر ترجمان رہا ہے اور آج بھی ہے۔ ایک لمبا عرصہ سے اُردو زبان کی تاریخ اس سے وابستہ ہے۔ لہٰذا بہت سی خوبیوں کے باوجود اگر اس میں کوئی نمایاں قلمی فروگزاشت اور بالخصوص ٹکراؤ پر مشتمل کوئی تحریر دکھائی دیتی ہے تو ہمارا ہمدردانہ جذبہ اس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

جناب ویریندر ایڈیٹر پرتاپ، جالندھر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت پر قومی رخصت قرار دیئے جانے کے سلسلہ میں اپنا ملا جلا ردِّ عمل پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس کے یہ معنے نہیں کہ میں حضرت محمد کی تعلیمات سے اتفاق کرتا ہوں یا انہیں کسی بھی حالت میں اپنے مہاپرش رام اور کرشن کے برابر رکھنے کو تیار ہوں۔ یقیناً نہیں۔ بھگوان رام بھگوان کرشن مہرشی بالمیکی اور مہاتما گاندھی یہ سب جس دھرم اور جس سنسکرتی کی ترجمانی کرتے ہیں اور حضرت محمدؐ جس سنسکرتی کی ترجمانی کرتے ہیں ان دونوں میں کوئی ملاپ نہیں ہو سکتا۔ بھگوان رام نے جس سنسکرتی کی ترجمانی کی اور جیسے مہرشی بالمیکی نے رامائن کے ذریعہ پیش کیا تھا وہ تو دس ہزار سال پرانی سنسکرتی ہے۔ بھگوان کرشن نے گیتا کے ذریعہ اپنے جس فلسفہ کو پیش کیا تھا اسے بھی اب پانچ ہزار سال ہونے لگے ہیں۔"

(روزنامہ پرتاپ جالندھر ۷؍اکتوبر ۱۹۹۰ء)

تبصرہ اس اداریہ میں "ان دونوں میں کوئی ملاپ نہیں ہو سکتا" کا نظریہ قابلِ اصلاح ہے۔ موجودہ ملکی حالات کے پیشِ نظر پرتاپ جیسے نامور اخبار کے ایڈیٹر کے قلم سے نکلے ہوئے ان الفاظ کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس پر ہمارا تبصرہ قرآن کریم، گیتا، بدھ مذہب، گرنتھ صاحب، گاندھی جی، مذہب اور سائنس کے فلسفہ پر مشتمل یہ ہوگا کہ ہندو اور مسلم سنسکرتی اور تہذیب میں ملاپ ہے اور یقیناً ہے ؎

دوسروں پر جب تبصرہ کیجئے
آئینہ سامنے رکھ لیا کیجئے

گیتا چند ماہ قبل ٹی۔وی پر "مہابھارت" قسطوں میں دکھلایا جاتا رہا ہے۔ ہر مرتبہ سب سے پہلے گیتا کا یہ شلوک بہت بلند اور دلکش آواز میں پڑھا جاتا رہا ہے کہ ـــ یدا یدا ہی دھرمسیہ گلانر بھوتی بھارت، ابھیتھانم ادھرمسیہ تدا آتمانم سرجامیہم ـــ یعنی جب جب دھرم کا ناش ہوتا اور بے دھرمی کی زیادتی ہوتی ہے، تب تب میں دھرم کی حفاظت کے لئے اوتار دھارن کرتا ہوں ـــ یہ شلوک طوطے کی طرح پڑھ کر بھول جانے کے قابل نہیں ہے۔ بلکہ تاریخی حقائق کے آئینہ میں اسے دیکھنا چاہیئے۔ اسی شلوک کے مطابق مہاتما بدھ خدا کی طرف سے بھیجے گئے۔ لیکن ان کے ماننے والوں کی عبادت گاہیں تک گرا کر اور سخت مخالفت کر کے انہیں چین جاپان اور سری لنکا کی طرف جانے پر مجبور کر دیا گیا۔ وہاں مہاتما بدھ کو بڑی عظمت نصیب ہوئی۔ حالانکہ گیتا کے اس شلوک کے مطابق بھارت واسیوں کو چاہیئے تھا کہ مہاتما بدھ پر ایمان لے آتے۔ بعدہٗ گیتا کے اسی شلوک کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے عرب میں مبعوث ہوئے اور آپ کے ماننے والے تمام دنیا میں پھیل گئے۔ بھارت واسیوں نے بھی بہت بڑی تعداد میں اسلام قبول کیا۔ بلکہ سینکڑوں سالوں تک مسلمان بھارت پر حکمران بھی رہے۔ پس گیتا کے اس شلوک کو جاگتے ہوئے اور اس کے اثرات کو دیکھتے ہوئے پڑھنا چاہیئے ؎

لفظوں سے ان کو پیار ہے مفہوم سے مجھے
وہ گاہ کہیں جیسے میں اُسے نقشِ پا کہوں

سنسکرتی جناب ایڈیٹر پرتاپ نے سنسکرتی کا سوال بھی اٹھایا ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام الہامی مذاہب کی بنیادی سنسکرتی اور تہذیب ایک ہی ہے! دو نہیں ہیں ـــ !! فرمایا:۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ۔ (نحل)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجے ہیں جن کی بنیادی تعلیم یہ تھی کہ ایک خدا کی پوجا کرو اور بغاوت اور برائی کی تحریکات کرنے والوں سے بچو۔

چنانچہ روئے زمین پر پائے جانے والے تمام الہامی مذاہب کی بنیادی سنسکرتی اور تہذیب یہی ہے کہ ایک خدا کی پوجا کرو۔ اور جھوٹ۔ فریب۔ چوری۔ زناکاری وغیرہ سے بچو۔ تاہم مرورِ زمانہ کی وجہ سے مذاہب کے پیروکاروں میں بعض خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن کی اصلاح کے لئے گیتا کے شلوک اور دیگر مذاہب کی تعلیمات کے مطابق پھر کوئی مصلح اور ریفارمر اور نبی و رسول ظاہر ہوتا ہے۔

خدا کا تصور خدا کا تصور ہر مذہب میں اس گہرائی کے ساتھ موجود ہے کہ اگر خدا کا لفظ مذہبی لٹریچر سے نکال دیا جائے تو کسی بھی مذہب کا کچھ بھی نہیں رہتا۔ ہزاروں سال گزرنے کی وجہ سے ہندو مذہب میں خدا کا تصور بہت کمزور پڑ گیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے تصور کے ساتھ ساتھ بہت سی مورتیوں اور دوسری چیزوں شیولنگ وغیرہ کی بھی عبادت کرتے ہیں حالانکہ گیتا اٹھا کر دیکھ لیجئے اس میں مورتی پوجا وغیرہ کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔

اسلام نے آخر میں پھر توحیدِ خالص کا تصور پیش کیا۔ کہ خدائے واحد کے سوا اسلام کسی اور چیز کو عبادتِ الٰہی میں شریک کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے معنے ہی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز بھی لائقِ پرستش نہیں ہے۔ توحیدِ خالص کا یہ عظیم تصور ہے جس سے ہندو مذہب کے پرانے نامور لوگ متاثر ہوتے رہے ہیں۔

شنکر اچاریہ شنکر آچاریہ ہندوؤں کے نامور لیڈر اسلامی توحید سے اس حد تک متاثر ہوئے ہیں کہ انہیں ہندوستان کا محمدؐ ثانی کہا جاتا ہے۔

راقم الحروف تیس پینتیس سال قبل اپنے تبلیغی سفروں میں گیا (بہار) بھی جاتا رہا ہے۔ وہاں مہاتما بدھ کو ایک درخت کے نیچے خدائی روشنی ملی تھی۔ درخت کے عقب میں ان کا ایک بہت بڑا دو منزلہ مندر ہے۔ جہاں بہت سی پتھر کی مورتیاں رکھی ہوئی ہیں۔ وہاں پہنچ کر مجھے بڑا تعجب ہوا کہ کسی مورتی کی ناک کٹی ہوئی ہے کسی کا کان کسی کا پاؤں کسی کا ہاتھ اور کسی کی انگلیاں۔ ہر مورتی داغدار دکھائی دیتی تھی۔ گائیڈ نے بتایا کہ ان تمام مورتیوں کو جناب شنکر آچاریہ نے داغدار کروا دیا تھا جسے ہندوستان کا دوسرا محمدؐ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد دس سال قبل پھر مجھے ایک شادی میں شرکت کے سلسلہ میں گیا جانے کا اتفاق ہوا۔ اس وقت ان تمام مورتیوں کی مرمت کر دی گئی تھی ـــ اسی طرح حضرت بابا نانک ہندوؤں میں پیدا ہوئے۔ لیکن سب جانتے ہیں کہ وہ بہت زیادہ اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوئے اور مورتی پوجا کے خلاف خدائے واحد کی پرستش کی تعلیم دی۔

آریہ سماج نے بھی مورتی پوجا کو ردّ کیا اور اسلامی تعلیمات کو ہندو تعلیمات کے مقابل پر اپنایا مثلاً بیوہ کی دوسری شادی کروانا۔ یا عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دینا وغیرہ۔

جناب گاندھی عرصہ ہوا کسی جگہ پڑھا تھا کہ ترکی کی ایک سیاسی خاتون عالمی دورہ کرتے ہوئے جب ہندوستان میں پہنچیں تو انہوں نے جناب گاندھی جی سے سوال کیا کہ گاندھی جی! آپ نے ہندو مذہب کی بنیادی تعلیم چار ورنوں کی مخالفت کر کے بہت بڑی سیاسی غلطی کی ہے کہ مذہبی پنڈتوں کو اپنے مخالف بنا لیا ہے۔ آپ اپنے مقصد میں کیونکر کامیاب ہو سکتے ہیں۔ گاندھی جی نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے غلطی نہیں کی۔ آج نئی روشنی کا زمانہ ہے اگر آج میں ہندو مذہب سے چھوت چھات ختم نہ کرتا تو دس سال کے اندر اندر ہندو مذہب دنیا سے مٹ جاتا۔ گاندھی جی کی بہن مرتے دم تک گاندھی جی کے آشرم میں صرف اس لئے نہیں جاتی تھیں کہ وہاں ہریجن بھی رہتے ہیں ـــ آپ نے جگہ جگہ اسلامی تہذیب اور سنسکرتی کی تعریف کی ہے۔ اور اسلام کو ایک سچا مذہب قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اسلام اپنے عروج کے زمانہ میں بھی تعصب اور غیر رواداری سے پاک رہا ہے۔ دنیا اس کے احترام پر آمادہ تھی۔ جب مغرب پر تاریکی مسلط تھی تو مشرق کے افق پر ایک روشن ستارہ طلوع ہوا اور اس نے مصائب و آلام سے برباد شدہ دنیا کو آرام اور روشنی سے شادکام کیا۔ اسلام سچا مذہب ہے۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ نیک نیتی سے اس کا مطالعہ کریں۔ وہ بھی اسلام سے ایسی ہی محبت کریں گے جس طرح کہ میں کرتا ہوں۔ اگر ہندو اپنی حالت درست کر لیں تو مجھے یقین ہے کہ اسلام ایسے رناظر پیش کرے گا جو اس کی قدیم فراخدلی کی روایات کے شایانِ شان ہوں گے۔"

(اخبار ریاست لاہور ۹؍جون ۱۹۲۴ء بحوالہ "برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول" حصہ دوم مؤلفہ مہاشہ فضل حسین صاحب قادیان)

مذہب اور سائنس اس حقیقت سے تمام لوگ واقف و آگاہ ہیں کہ اس دنیا میں ہر چیز تدریجاً ترقی کرتی ہے۔ مذہب اور سائنس نے بھی تدریجاً ہی ترقی کی منزلیں طے کی ہیں۔ مذہب خدا کا قول ہے اور سائنس خدا کا فعل ہے۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

خطبہ جمعۃ المبارک

مالی قربانی کا حکم قرآن کریم میں جو بار بار دیا گیا ہے یہ اس ضرورت کے پیش نظر ہے کہ مالی قربانی سے لوگوں کے اندر پاکیزگی پیدا ہوتی ہے مومن کو مزید تقویٰ نصیب ہوتا ہے اور قوم کی اصلاح ہوتی ہے

قرآن کریم نے ہمیں یہ نکتہ سکھایا ہے کہ جو خدا کی راہ میں مالی قربانی کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں بے انتہا برکتیں بخشتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ تبوک (ستمبر) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ دفتر P.S لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

ایک عرصے سے میں نے جماعت کو مالی قربانی سے متعلق یاددہانی نہیں کروائی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مالی قربانی میں جماعت احمدیہ اس تیزی کے ساتھ آگے بڑھی ہے اور اس استقلال کے ساتھ اس پر قائم ہو چکی ہے کہ واقعتہً اب ضرورت کے پیش نظر یاددہانی کی ضرورت نہیں پڑتی۔

چند دن ہوئے مجھے مکرم محمد شریف اشرف صاحب جو ایڈیشنل وکیل المال ہیں، انہوں نے جماعتوں کی وہ فہرست بھجوائی جو افریقہ فنڈ میں پیش پیش ہیں۔ تو اس پر مجھے خیال آیا کہ اس موضوع پر بھی اب پھر کچھ کہنے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر اس وجہ سے کہ لوگوں کو مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ یعنی مالی قربانی کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ کہ نیک کاموں میں جن میں اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق عطا فرماتا ہے۔ ترقی کے نئے نئے میدان کھلتے ہیں۔ نئی عمل کی راہیں سامنے آتی ہیں تو ان امور پہ جو خرچ کرنا پڑتا ہے اس کے لئے جماعت کو ضرورت ہوتی ہے اور وہ جماعت ہی نے پوری کرنی ہے۔ تو جب بھی ایسی ضرورت پیش آئے مالی قربانی سے متعلق تحریک کرنے کا خیال دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن مجھے اس دن یہ خیال آیا کہ جماعت کو اپنے طور پر اور ہر فرد کو اپنے طور پر ایک ضرورت ہے جسے کبھی ہمیں بھلانا نہیں چاہئے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اگر صرف جماعت کی ضرورت کے پیش نظر مالی قربانی کی تحریک ہوتی تو خدا تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ غنی ہے اور تم فقراء ہو۔ خدا تعالیٰ کی عطاء کے ہزار ہا رستے ہیں وہی سب کو دیتا ہے۔ وہ اپنے دین کی ضرورتیں خود پوری کر سکتا تھا۔ اس فلسفے کو بعض لوگ نہیں سمجھتے اور اس کی وجہ سے بعض ٹھوکریں کھاتے ہیں (؟) مبتلا ہوتے ہیں اور بعض شبہات میں مبتلا رہتے ہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ مالی قربانی کا حکم قرآن کریم میں جو بار بار دیا گیا ہے یہ اس ضرورت کے پیش نظر ہے کہ مالی قربانی سے لوگوں کا تصفیہ ہوتا ہے۔ لوگوں کے اندر پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ مومن کو مزید تقویٰ نصیب ہوتا ہے اور قوم کی اصلاح ہوتی ہے اور

قوم میں ایک نئی زندگی پیدا ہوتی ہے

اور بہت سی دوسری بدیوں سے چھٹکارے کی توفیق ملتی ہے۔ مالی قربانی کی اس ضرورت کو اگر آپ پیش نظر رکھیں تو ہر دور میں ہمیشہ جماعت کا ایک نہ ایک طبقہ ضرور ایسا رہتا ہے جسے مالی قربانی کی شدید ضرورت ہے اور وہ اس ضرورت سے محروم ہے کیونکہ ان باتوں کو وہ سمجھتا نہیں۔ پس اس دن مجھے خیال آیا کہ مرکزی ضرورتیں اللہ کے فضل سے اس طرح پوری ہوتی چلی جارہی ہیں کہ اس پہلو سے اگر مجھے یاددہانی کا خیال نہ بھی آئے تو اصل قربانی کا جو فلسفہ ہے، جو قربانی کی اصل روح ہے اس کے پیش نظر لازماً مجھے بار بار جماعت کو یاددہانی کروانی چاہئے اور مالی فلسفے کو بیان کر کے متوجہ کرنا چاہئے کہ خدا کی زبان میں

اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ

تم فقیر ہو۔ اگر تم مالی قربانی نہیں کرو گے تو نقصان اٹھاؤ گے۔ پس فقراء کا مطلب یہاں یہ ہے کہ تم محتاج ہو۔ اگر خدا کی خاطر تم اپنے اموال پیش نہیں کرو گے تو تمہیں شدید نقصانات پہنچیں گے اور جہاں تک میرا تجربہ ہے اور وسیع تجربہ ہے اور وسیع تجربہ ہے اور جہاں تک میں نے تاریخ کا بھی مطالعہ کیا ہے یہ نقصانات کئی انواع کے ہیں۔

ایک تو قرآن کریم نے لفظ زکوٰۃ کو مالی قربانی سے باندھا ہوا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دو حصے اس کے ایسے ہیں جو آپ کو پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ ایک یہ کہ یہ بڑھنے والی چیز ہے۔ پس اگر کسی قوم کے اموال میں برکت کی ضرورت ہو۔ یعنی قومی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی ضرورت ہو تو قرآن کریم کی رُو سے اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے والی قومیں ہمیشہ پہلے سے بہتر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اس پہلو سے میں نے افریقہ میں جن علاقوں میں تیزی سے جماعت پھیل رہی ہے اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جہاں سخت غربت ہے۔ وہاں تاکید کی کہ ایک غربت کا علاج کرنے کی تو ہم کوشش کر رہے ہیں۔ افریقہ کی تحریک ہے جیسا کہ میں نے ذکر کیا اور صنعتوں کے قیام کی کوشش ہے۔ افریقہ سے تجارت کو بڑھانے کی کوشش ہے اور ذرائع اختیار کئے جارہے ہیں۔ مگر ہماری توفیق اتنی تھوڑی ہے اور ہمارے پاس اس فن کے ماہرین جو جماعت کو مہیا ہو سکتے ہیں وہ اتنے تھوڑے ہیں کہ افریقہ کی ضرورت کے مقابل پر سمندر کے سامنے قطرے کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ تو اس پر مجھے خیال آیا کہ خدا نے اصل گُر خود سمجھا دیا ہے اور اسی گُر کو پکڑنا چاہئے اور اس کو جماعت کے سامنے کھول کر رکھنا چاہئے چنانچہ میں نے افریقہ کے مبلغین کو تاکید کی کہ اگر تم نے ان نئے آنے والوں کو ان کی غربت کی وجہ سے چندے کی تحریک نہ کی اور اپنی طرف سے ان پر رحم کیا تو ان پر تم سخت ظلم کرنے والے ہو گے۔ افریقہ کی اقتصادی حالت کو تم نہیں بدل سکتے۔ مگر خدا تبدیل کر سکتا ہے۔ اور

قرآن کریم نے ہمیں یہ نکتہ سکھایا ہے

کہ جو خدا کی راہ میں مالی قربانی کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں بے انتہاء برکتیں بخشتا ہے ۔ دورِ اوّل میں یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دَور میں مسلمانوں کی جو ابتدائی حالت تھی وہ کسی سے چُھپی ہوئی نہیں ۔ ایسی غربت تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو بھی فاقے پڑتے تھے اور آپ کی ازواجِ مطہرات کو بھی اور آپ کے خاندان کو بھی جو مکّے کے معزز ترین خاندان سے تعلق رکھنے والے افراد تھے اور اسی طرح آپ کے صحابہ کو بھی ۔ بہت چند ایک تھے جن کو خدا تعالیٰ نے بعض پہلوؤں سے دُنیاوی طور پر دولت عطا کی تھی ورنہ تو سب سے دولتمند وہی تھے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم دُنیا کو دولتیں تقسیم کرنے آئے تھے ۔ بہر حال دُنیاوی دولت کے لحاظ سے بعض تھے مگر سوسائٹی کی بھاری اکثریت ایسی تھی جو غربت کی حالت میں زندگی بسر کر رہی تھی ۔ مدینے میں جا کر بھی کم و بیش یہی حال رہا ۔

اصحاب الصُّفّہ کا حال آپ جانتے ہیں

کہ کس طرح ایک بڑی تعداد صحابہ کی مسجد کے صحن میں اس کے کنارے جو بیٹھنے کی جگہیں بنی ہوئی تھیں وہاں پڑے رہتے تھے اور دن کو تلاوت کی ' قرآن کریم کی دین کی باتیں کیں اور اسی حالت میں اور وہیں رات بسر کرتے تھے ۔ اور کوئی ذریعۂ معاش نہیں تھا ۔ خدمت کے لئے کچھ لوگ آئے اور کچھ پیش کر دیا یا کبھی لکڑیاں اکٹھی کرنے کے لئے جنگل میں چلے گئے اور واپس لا کے کچھ بیچ کر گزارہ کیا ۔ اس طرح ان کی گزر اوقات تھی ۔ لیکن چند سال کے عرصے میں ہی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے گھر اس طرح دولتوں سے بھر دیئے کہ تاریخ میں اس قسم کے انقلاب کی آپ کو کوئی اور مثال دکھائی نہیں دے گی ۔ دیکھتے دیکھتے صرف اُن چند مسلمانوں ہی کے نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ساتھ وابستہ تھے اور آپ کی خاطر سب کچھ لُٹا کر آپ کے دَر پر آ بیٹھے تھے بلکہ ان کے ساتھیوں کو بھی ' بعد آنے والوں کو بھی ان کی اولادوں کو بھی خدا نے اتنی دولتیں عطا کی ہیں کہ اب بھی

آپ کبھی سپین جائیں

تو وہاں کے جو آثارِ باقیہ ہیں وہاں اس دولت کے نشان ملتے ہیں ۔ یہ درست ہے کہ مساجد کو سونے سے سجانا اسلامی تعلیم نہیں ۔ لیکن ایک وقت ایسا آیا تھا کہ جب بادشاہوں کو یا حکومتوں کو اتنی دولت ملی تھی کہ ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ اس سے کیا کریں ؟ غرباء کے حقوق پورے کرنے کے بعد ' یونیورسٹیوں پر خرچ کرنے کے بعد ' اقتصادیات کی حالت بہتر بنانے کے لئے ہر قسم کی سکیمیں چلیں لیکن سونے کے انبار لگ گئے تھے اور جواہر کے انبار لگ گئے تھے ۔ وہ مساجد جو سپین میں اب بھی دکھائی دیتی ہیں یعنی بڑی بڑی بلند عمارتیں جو مساجد کے ساتھ وابستہ ہیں وہ بھی اور مساجد بھی اس پر انہوں نے سونا لگانا شروع کیا اور سونے سے اس پر کام کرنے شروع کئے اور جواہر جڑنے شروع کئے ۔ سپین کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ جب مسلمانوں کا انخلاء ہُوا ہے تو اتنا سونا اور اتنے جواہر وہاں سے لُوٹے گئے ہیں کہ اس کو ضبطِ تحریر میں مؤرخ کے لئے مشکل معلوم ہوتا ہے ۔ کسی نے کوئی اندازہ پیش کیا ' کسی نے کوئی اندازہ پیش کیا ۔ لیکن یُوں معلوم ہوتا ہے جیسے سونے اور جواہرات کی گاڑیوں کی گاڑیاں بھر کے وہاں سے دوسری جگہوں پر منتقل کی گئیں تو

دولت خدا کے ہاتھ میں ہے اور خدا غنی ہے ۔

اور ہم فقیر ہیں ۔ یہ قرآن کریم کا اعلان ہے جس کو اس نے ہر دَور میں ہمیشہ مختلف رنگ میں سچا کر کے دکھایا ہے وہ چند صحابہ جنہوں نے خدا کی خاطر قربانیاں کی تھیں چند روٹی کے ٹکڑوں کی قربانیاں تھیں ۔ چند کپڑوں کی قربانیاں تھیں ۔ اس سے زیادہ تو عرب کی حالت ہی کوئی نہیں تھی ۔ عرب کی مجموعی اقتصادی حالت ایسی تھی کہ چند ایک امیر ہو جائیں تو باقی سب کے لئے لازماً غریب ہونا تھا ۔ پس ان کی قربانی بھی چند ٹکوں کی ' چند روٹیوں کی قربانیاں ہی تھیں ۔ لیکن خدا نے پھر اتنی دولت عطا کی ہے کہ ساری دُنیا میں

بغداد سب سے زیادہ دولت مند شہر تھا

اور دُنیا کی سب سے زیادہ نعمتیں بغداد میں پائی جاتی تھیں ۔ پاکستان وغیرہ سے آنے والے اب جب انگلستان آتے ہیں یا امریکہ جاتے ہیں تو یہ دیکھ کر حیران ہوتے ہیں کہ ہر موسم کا ' ہر جگہ کا پھل یہاں موجود ہے ۔ دنیا کی ہر نعمت کو ان امیر ممالک نے اپنی طرف مقناطیس کی طرح کھینچا ہُوا ہے ۔ مؤرخ لکھتے ہیں کہ اس زمانے میں بغداد کو یہ مقام حاصل تھا کہ سب دُنیا کی ہر نعمت وہاں پہنچا کرتی تھی ۔

پس اس سلسلے میں میں نے صرف یہ ایک مثال دی ہے ۔ ایک پہلو جو قرآن کریم ہمارے سامنے رکھتا ہے کہ خدا کی راہ میں ادا کرنے سے یا قربانیاں کرنے سے تم امیر ہو گے کیونکہ تمہارا غنی سے تعلق جُڑے گا اور اگر اس تعلق کو کاٹو گے تو تم فقراء ہو جاؤ گے ۔ پس مذہبی قومیں اگر مالی قربانی کو بھلا دیں تو پھر ان پر غربت کی مار پڑا کرتی ہے ۔ اگر وہ مالی قربانی میں پیش پیش ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کو بے انتہاء دولتیں عطا کیا کرتا ہے ۔

یہ وہ راز ہے جسے ہمیں خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے

اور قومی اقتصادی تعمیر کے سلسلے میں بھی اسے استعمال کرنا چاہیئے ۔

یہاں یہ فرق ضرور پیشِ نظر ہے کہ جو مالی قربانی کرتا ہے وہ اس نیت سے نہیں کرے گا کہ خدا مجھے اور دے ۔ مگر جس نے قومی تعمیر کرنی ہے وہ قوم کی حالت بدلنے کے لئے قوم میں قربانی کی رُوح ضرور پیدا کرے گا ۔ ان دونوں باتوں میں فرق ہے ۔ ایک آدمی اس لئے خدا کو دے کہ اے خدا ! میں تجھے دس روپے دے رہا ہوں اب مجھے پچاس کر کے واپس کر دے تو یہ تو ایک بالکل جاہلانہ خیال ہوگا ۔ وہ اپنی قربانی کو تباہ و برباد کر دے گا ۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے :

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرْ ۔ کہ کسی پر احسان بھی نہ کرو اس نیت سے تاکہ تم زیادہ حاصل کرو ۔ تو خدا کو دینے کے وقت تو احسان کا معاملہ نہیں ہُوا کرتا ۔ یہ ایک عاجزانہ ہدیہ ہے جسے قبول کر لے تو ہمارے لئے اسی میں سعادت ہے ۔ وہی ہمارا اجر ہے ۔ پس جب میں یہ باتیں بیان کرتا ہوں تو غلط نہ سمجھیں ۔ میں ہرگز آپ کو یہ نہیں سمجھا رہا کہ آپ میں سے ہر شخص خدا کی خاطر اس نیت سے قربانی کرے کہ خدا اس کے مال کو بڑھائے گا ۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے قوم کی تعمیر کرنی ہے ۔ جن کے پاس قومی ذمہ داریاں ہیں ان کا فرض ہے کہ مسلسل قوم کے مالی قربانی کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں اور جان لیں اور یقین رکھیں کہ اس طرح قوم کی اقتصادی مشکلات کا حل بھی ہوگا اور بحیثیت قوم کے یہ ایک ایسا نسخہ ہے جو ازمنہ سابقہ میں آزمایا جا چکا ہے اور سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں یہ آزمایا گیا اور اس کے نتائج آپ نے دیکھے

بعض لوگ حیران ہوتے ہیں

کہ عربوں کو تیل کہاں سے مل گیا ۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ عربوں کو تیل انہیں قربانیوں کے نتیجے میں ملا ہے جو ازمنہ گزشتہ میں یا دَورِ اوّل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں نے کی تھیں ۔

بعض لوگ حیران ہوتے ہیں کہ عیسائیوں کو گویا اتنی دولت نصیب ہو گئی۔ قرآن کریم لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اپنے حواریوں کو فقیر بنا دیا اور کچھ بھی ان کے پاس نہیں رہا تو انہوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے آقا! تو خدا سے دعا کر کہ خدا آسمان سے مائدہ نازل فرمائے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے بعض شرطوں کے ساتھ فرمایا کہ ہاں! میں مائدہ نازل کروں گا۔ خود عیسائی، جو مذہبی راہنما ہیں وہ بھی اس بات کو سمجھتے نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ آسمان سے روٹی اُتری تھی اور وہ کھلا دی گئی تھی۔ یہی مائدہ تھا۔ یہ بڑی جاہلانہ تعبیر ہے۔ آج جو عیسائی دنیا میں دولت کی ریل پیل دیکھتے ہو یہ وہی مائدہ ہے جو آسمان سے اُتارنے کا خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا۔

پس قوموں کی تاریخ مختلف پہلوؤں سے دیکھی اور سمجھی جا سکتی ہے مذہبی نقطۂ نگاہ سے آپ ہلکا سا زاویہ پلٹیں تو ایک بالکل نیا جہان دکھائی دینے لگتا ہے اور یہی سچا زاویہ ہے۔ یہی اصل منظر ہے اور اس منظر کو آپ جب بھی اس اصول کو مذہبی تاریخ پر چسپاں کر کے دیکھیں گے ہمیشہ ایسے ہی مناظر دکھائی دیں گے۔ پس سائنسی ثبوت اسی کا نام ہے کہ اگر ایک مثال پیش کی جائے، وہی حالات دہرائے جائیں تو وہی مثال دوبارہ اُبھرنی چاہئے۔ پس مذہبی دنیا میں جو بعض اصول کار فرما ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ خدا کی خاطر مالی قربانی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بے انتہا دنیاوی برکتیں بھی عطا کرتا ہے۔ پس میں نے ان باتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے افریقہ کے مبلغین کو خصوصیت سے ہدایت کی کہ تم اپنی جہالت میں ان پر یہ رحم نہ کرنا کہ ان غریبوں سے پیسے مانگے تو بڑا ظلم ہوگا۔ تم مومن کی فراست کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، مومن کی فراست سے کام لیتے ہوئے اُن پر یہ رحم کرنا کہ تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ بھی خدا کی راہ میں پیش کر دو اور یہی تمہارے سب مصائب کا علاج ہے۔ پس مجھے بہت خوشی ہوئی یہ معلوم کر کے کہ جب وہاں سے FEED BACK آیا ہے یعنی میری اس تحریک کے جواب میں رپورٹیں آنی شروع ہوئیں تو پتہ چلا کہ افریقہ کے غریب ترین ممالک میں بھی، غریب ترین علاقوں میں بھی خدا کے فضل سے مالی قربانی کی روح موجود ہے۔ بیدار ہو رہی ہے اور بھی اور جب بھی کہا جاتا ہے تو غریب سے غریب آدمی بھی ضرور کوشش کرتا ہے کہ کچھ نہ کچھ وہ خدا کے حضور پیش کرے۔ یہ سلسلہ اگر افریقن ملک میں جاری ہو جائے اور تمام جماعت مالی قربانی کی پابندی اختیار کرے اور حسبِ توفیق جو کچھ ہو سکتا ہے خدا کے حضور پیش کرے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دیکھتے دیکھتے ان احمدیوں کی وجہ سے سارے افریقہ کی تقدیر بدل جائے گی اور ان کے سارے اقتصادی مسائل کا حل اسی میں ہے کہ وہ خدا کی خاطر کچھ پیش کرنا سیکھ لیں۔

پس ضرورت سے مراد ایک یہ ضرورت ہے اور درحقیقت یہی ضرورت ہے جس کی طرف بار بار توجہ دلانی چاہئے کہ

خدا غنی ہے تم لوگ فقیر ہو۔

اپنے فقر کا علاج کرو اور فقر کا دوسرا علاج ایمان کی دولت سے ہوتا ہے۔ زکوٰۃ کے نتیجے میں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے نتیجے میں ایمان نصیب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا ملتی ہے۔ جو باتیں میں نے پہلے بیان کیں اُن پر مومن نظر نہیں رکھتا کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ ایک چھوٹی جزا ہے اور جانتا بھی ہے کہ یہ تو ملنی ہی ملنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں قربانی کرنے والوں کو کبھی بھی تنہا اور اکیلا نہیں چھوڑا۔ کبھی ان کو دنیا کا فقیر نہیں بنایا۔ پس فقیر تو بننا ہے۔ فقراء کا مطلب ہے تم بہرحال فقراء ہو۔ چاہو تو خدا کے در کے فقیر بن جاؤ۔ چاہو تو دنیا کے فقیر بن جاؤ۔ پس بہترین نسخہ یہی ہے کہ خدا کا فقیر انسان بن جائے اور دنیا کے فقر سے ایسے استغناء نصیب ہو جائے [illegible] بہرحال دوسرا پہلو جب

ہی اہم ہے جس پر مومن کی نظر رہتی ہے وہ ہے مالی قربانی کے نتیجہ میں خدا کی رضا نصیب ہوتی ہے اور یہ بھی ایک طے شدہ حقیقت ہے۔ جسمیں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ خدا کی راہ میں مالی قربانی کرنے والوں کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے روحانی مراتب عطا ہوتے ہیں۔ اور یہ کوئی دنیاوی سودا نہیں ہے کہ اس کے بدلے زیادہ پیسے دیدیئے تو بات طے ہو گئی۔ قربانی چونکہ خدا کی خاطر کی جاتی ہے اس لئے اس کی جزاء خدا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہوتی ہے۔ بعض لوگ اپنی جہالت میں کہہ دیتے ہیں کہ جی آپ لوگوں نے تو جماعت کو بس مالی قربانی، مالی قربانی کہہ کہہ کے اور کسی طرف توجہ ہی نہیں رہنے دی۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ نیک وہی ہے جو مالی قربانی کرے۔

ہم کیا کہتے ہیں خدا یہ کہتا ہے

اور قرآن کریم اس مضمون سے بھرا پڑا ہے۔ اس میں جماعت کے کسی عہدیدار کا قصور نہیں اگر نعوذ باللہ قصور ہے تو پھر خدا سے پوچھو کہ کیوں خدا نے قرآن کریم کو ہر ہر صفحے پر اس مضمون سے بھر دیا ہے کہ خدا کے حضور کچھ پیش کرو۔ اور یہ بھی یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ تمہیں ضرورت ہے اس کو ضرورت نہیں ہے۔ پس ان ضرورتوں میں سے ایک ضرورت یہ ہے کہ مالی قربانی کے نتیجے میں اخلاص نصیب ہوتا ہے۔ تقویٰ نصیب ہوتا ہے اور انسان کے نفس کو پاکیزگی عطا ہوتی ہے۔ دنیا کی محبت کم ہوتی ہے۔ دنیا کی بدیوں سے تعلق کم ہو جاتا ہے اور انسان جب مالی قربانی کے نتیجے میں آگے قدم بڑھاتا ہے تو عام ایسی بدیاں جن میں مالی قربانی نہ کرنے والا عام طور پر مبتلا ہو جایا کرتا ہے اُن سے رفتہ رفتہ اس کو نجات ملنے لگتی ہے۔ رجحانات بدل جاتے ہیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اللہ تعالےٰ کی رضا دن بدن ایسے شخص کو اپنی طرف کھینچتی چلی جاتی ہے۔ پس شروع میں ہو سکتا ہے کہ اس میں دوسری بدیاں موجود ہوں۔ بعض دوسری کمزوریاں موجود ہوں مگر ایک مالی قربانی کرنے والے کو ہم نے ضائع ہوتے کبھی نہیں دیکھا۔ کچھ کمزوریاں رہ بھی جائیں تو اللہ رفتہ رفتہ ان کی اصلاح فرما دیتا ہے۔ ایک تو اس سے صرفِ نظر کا معاملہ فرماتا ہے جو ایک بہت ہی عجیب سلوک ہے۔ آپ کو جس شخص سے پیار ہو جب آپ اس کی کمزوری نہ دیکھنا چاہیں تو آپ ایسی حالت میں اگر اس کو پکڑیں بھی جہاں اُس کا جرم ثابت ہوتا ہو تو بعض دفعہ نظر پھیر کے چلے جاتے ہیں گویا دیکھا ہی نہیں۔ بعض اپنے بچوں کی بُری باتیں سنتے ہیں اور اَن سنی کر دیتے ہیں وہ چاہتے بھی نہیں کہ ہم انہیں سنیں تو اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے اس نے بھی یہ رنگ اختیار فرمایا ہوا ہے۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ جب اپنے پیاروں سے بعض غلطیاں دیکھتا ہے تو ان سے عفو فرماتا ہے۔

وَاعْفُ عَنَّا کا مطلب یہ ہے کہ

اے خدا! ہم سے عفو فرما۔ یعنی ہم جب گناہ کر رہے ہوں تو گویا تو ہمیں نہیں دیکھ رہا۔ تو پیار کے طور پر اپنی نظر ہم سے پھیر لے۔ تو جو مالی قربانی کرنے والے ہیں اُن کے متعلق مجھے علم ہے کہ خدا تعالےٰ ان سے زیادہ عفو فرماتا ہے اور پھر اگلا حصہ مغفرت کا ہے اور پھر اس سے اگلا حصہ ہے:

كَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ۔

مالی قربانی کرنے والوں کی بدیاں دور ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور رفتہ رفتہ اس حالت کو پہنچ جاتے ہیں کہ وہ نیکوں کیساتھ دم توڑتے ہیں یعنی نیکی کی حالت میں مرتے ہیں۔

پس مالی قربانی کے بہت سے فوائد ہیں اور ان پر آپ جتنا بھی غور کریں آپ کو اور باریک در باریک پہلو ان میں دکھائی دیتے چلے جائیں گے۔ سچی مالی قربانی کرنے والا اپنے پیاروں سے بھی یہی توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی مالی قربانی کریں اور یہ بات اس کے اخلاص

کی کسوٹی بن جاتی ہے۔ اگر ایک ماں کو اپنے بچوں سے صحیح پیار ہے تو وہ اس بات میں خوشی محسوس نہیں کرے گی کہ بچے اپنا پیسہ اپنے پاس ہی رکھیں اور دین میں خرچ نہ کریں اور وہ یہ نہیں سمجھتی کہ میں جو خرچ کر رہی ہوں بس یہی کافی ہے بچوں پر کیا بوجھ ڈالنا ہے۔ بالکل اس کے برعکس وہ بچوں سے بھی چاہتی ہے کہ وہ بھی مالی قربانی کریں۔ جس سے اس کے اپنے اخلاص کا ثبوت ملتا ہے اور یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس دل میں خدا کی سچی محبت اور قربانی کی سچی روح ہے یہ اس لئے قربانی نہیں کر رہی کہ اس کو اطاعت کی ایک رسمًا عادت پڑی ہوئی ہے بلکہ اس کی اہمیت کو جانتی ہے اور اس حد تک جانتی ہے کہ اپنے سب پیاروں کو اس سعادت میں شریک کرنا چاہتی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کو کوئی نعمت مل جائے اور اپنے پیاروں کو کہیں کہ تم ذرا دور بیٹھے رہو۔ اس مصیبت میں مجھے ہی اکیلے کو رہنے دو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

کوّوں کو بھی خدا نے یہ فطری سخاوت بخشی ہے

کہ روٹی کا ایک ٹکڑا ملے تو کائیں کائیں کر کے وہ دور دور سے اپنے بھائی بندوں کو بلا لیتے ہیں۔ انسان کو بھی ان باتوں سے سبق سیکھنا چاہیئے اور سبق کے علاوہ اپنے آپ کو پہچاننے کے لئے ان باتوں کو بطور کسوٹی استعمال کرنا چاہیئے۔ پس میں نے دیکھا ہے بعض ایسے ماں باپ ہیں جن کے بچے جب عملی زندگی میں حصہ لیتے ہیں، کچھ کمانے لگتے ہیں، تاجر ہوتے ہیں، نوکر بنتے ہیں تو وہ اُن سے اس رنگ میں صرفِ نظر کرتے ہیں کہ نہیں دیتا تو کوئی بات نہیں۔ تازہ تازہ کمائی کرنے لگا ہے اور ابھی اس کے دن ہی کیا ہیں؟ ہم نے کافی قربانیاں کی ہیں۔ اس کو کچھ دیر اسی حالت میں رہنے دیں اور بعض ماں باپ اس طرح ان پر رحم کرتے ہیں کہ ہم نے جو ساری عمر نعمتیں حاصل کیں، خدا کا پیار پایا، خدا تعالےٰ سے غیر معمولی برکتیں حاصل کیں تو اس اولاد بیچاری کو کیوں محروم کریں۔ چنانچہ وہ تاکید کرتے ہیں کہ دیکھو خدا تمہیں اب نوکر بنا رہا ہے۔ تجارت کے مواقع عطا فرما رہا ہے۔ جو کچھ بھی تمہیں ملتا ہے

سب سے پہلے خدا کے حضور پیش کرو۔

اور ان دونوں قسم کے تجربے مجھے ہوتے رہتے ہیں۔ بعض دفعہ بڑے دلچسپ ہوتے ہیں۔ بعض بچے تو ایسے ہیں جو اپنے ماں باپ کے سکھانے پڑھانے پر اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ کر اور یقین کے بعد اپنی تنخواہ ملتے ہی یا اپنے منافع ہوتے ہی وہ مجھے بھجوا دیتے ہیں کہ اسے جس طرح بھی چاہیں خدا کی راہ میں استعمال کریں کیونکہ ہمیں خدا نے یہ توفیق عطا فرمائی۔ ہمارا پہلا کمایا ہوا رزق ہے۔ تو اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ کس قسم کے ماں باپ ہیں اور کس قسم کی وہ اگلی نسلیں تیار کر رہے ہیں۔ بعض بچے ہیں جو جب وہ کمانے لگتے ہیں تو نظر سے غائب ہونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر پہلے جماعت میں وہ آتے جاتے بھی ہوں اور معروف بھی ہوں تو رفتہ رفتہ سرکنے لگ جاتے ہیں گویا ان کی دولت اُن کے لئے ایک لعنت بن جاتی ہے اور بعض بچے سعید فطرت ہوتے ہیں۔ مجھے ایک دفعہ ایک بچے نے اپنے ماں باپ کی شکایت لکھی۔ اس نے کہا کہ جب میں نے کمائی شروع کی اور خدا کی خاطر قربانی شروع کی تو میرے ماں باپ مجھے سمجھانے لگے کہ اتنا نہ کرو، ظلم ہے اور کچھ اپنے لئے بچاؤ۔ کچھ فلاں کے لئے کرو، کچھ فلاں کے لئے کرو تو اس بچے نے مجھ سے پوچھا کہ میرا دل تو نہیں چاہتا کہ ماں باپ کے کہنے میں آ کے خدا کے حضور مالی قربانی پیش کرنا بند کر دوں۔ آپ مجھے بتائیں کیا میرے لئے یہ گناہ تو نہیں ہوگا اگر اس معاملے میں میں ماں باپ کی بات نہ مانوں؟ معلوم ہوتا ہے وہ بہت ہی سعید فطرت نوجوان تھا۔ اس کو ایک یہ بھی ڈر تھا کہ اگرچہ نیکی سے روک رہے ہیں مگر ماں باپ ہیں۔ ان کی اطاعت کا بھی حکم ہے۔ میں نے پھر اس کو سمجھایا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ معاملہ بالکل طے ہو گیا۔ تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے

خلافت کا مقام

تو اس طرح ہے جیسے ایک بہت ہی وسیع عالمی خاندان کا کوئی سربراہ جس سے بے تکلفی سے لوگ اپنی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ ہر قسم کی باتیں چھیڑتے ہیں۔ ماں باپ بچوں کی شکایتیں کرتے ہیں، بچے ماں باپ کی شکایتیں کرتے ہیں لیکن پیار کے ماحول میں اور اصلاح کی خاطر تو اس پہلو سے میری توجہ قرآن کریم کی ایک آیت کے ایک اور مضمون کی طرف بھی ہوئی جس طرف پہلے عمومًا خیال نہیں گیا تھا۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اپنی اولاد کو املاق کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ اس کا عام طور پر مفہوم یہی سمجھا جاتا ہے اور وہ بھی درست ہے کہ اس لئے برتھ کنٹرول نہ کرو۔ اس لئے خاندانی منصوبہ بندی نہ کرو کہ تم لوگ غریب ہو جاؤ گے۔ قوم کی جو مجموعی اقتصادی حالت ہے وہ اس کی بڑھتی ہوئی آبادی کو برداشت نہیں کر سکے گی اور کھانے والے منہ زیادہ ہو جائیں گے اور روٹی کھانے کے لئے زیادہ میسر نہیں ہوگی۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ کھانے والے منہ زیادہ ہو جائیں گے اور اُگانے والے کھیت کم ہو جائیں گے۔ یہ ایک فلسفہ ہے جو آجکل کی مادی دنیا میں چل رہا ہے تو عمومًا اس آیت کا اسی مضمون پر اطلاق ہوتا ہے مگر مجھے یہ خیال آیا اور میں سمجھتا ہوں یہ مضمون بھی درست ہے کہ اسی آیت سے نکلتا ہے کہ اگر تم اپنی اولاد کو مالی قربانی سے روکو گے اس خیال سے کہ وہ غریب نہ ہو جائیں۔ تمہاری مجموعی دولت میں کمی نہ آ جائے تو یاد رکھو کہ تم اپنے ہاتھ سے اپنی اولاد کو قتل کرنے والے ہو گے۔ پس

میں خوب کھول کر جماعت کو یہ باتیں سمجھاتا ہوں

کہ حقیقت میں جماعت کو ان معنوں میں ضرورت نہیں ہے کہ اب فلاں چندہ نہ آیا تو یہ ضرورت پوری نہیں ہوگی۔ فلاں چندہ نہ آیا تو یہ ضرورت پوری نہیں ہوگی۔ مگر جماعت کو اس پہلو سے یاد دہانی کی شدید ضرورت ہے کہ ہمیشہ جماعت میں ایک ایسا طبقہ ہوگا جسے مالی قربانی کا فلسفہ سمجھ نہیں آتا یا قربانی کرتا ہے تو اس میں لذت محسوس نہیں کرتا اور نہیں جانتا کہ مالی قربانی کے بغیر اسے کتنے خطرات ہیں۔ کیسے کیسے نقصانات پہنچ سکتے ہیں۔ اس کے دین، اس کے اعمال کے ضائع ہونے کا بھی خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پس ایسے طبقے کو بچانے کے لئے ضروری ہے کہ بار بار نصیحت کی جائے اور یاد دہانی کرائی جائے۔ جماعت کی مجموعی زندگی بھی مالی قربانی کو دوام بخشنے سے وابستہ ہے اور جماعت کی انفرادی زندگی بھی مالی قربانی کو دوام بخشنے سے وابستہ ہے۔ لیکن مالی قربانی کو دوام اس طرح بخشنا ضروری ہے کہ اس کے لطیف پہلوؤں پر نظر رہے اور مالی قربانی کے نتیجے میں انسان زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھا سکے۔ یہ تجارت تو ہے مگر اور قسم کی تجارت ہے۔ یہ ایسی تجارت ہے جیسے میں نے بیان کیا کہ تحفہ پیش کرتے وقت بھی انسان کچھ حاصل کرتا ہے۔ سوئے ہوئے بچے کو تو ماں کبھی کچھ نہیں دیتی اِلّا ماشاء اللہ۔ یہی چاہے گی کہ بچہ دیکھ رہا ہو کہ میں اُسے کیا دے رہی ہوں تو پھر دیتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے دینا تو ہے ہی میں اس سے فائدہ کیوں نہ اُٹھاؤں۔ اس سے پیار کے جذبات کیوں نہ لے لوں۔ پس مالی قربانی کی رُوح یہ ہونی چاہیئے اور یہ ہے اس کا لطیف پہلو جس پر ہمیشہ جماعت کی نظر رہنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ تو کبھی نہیں سوتا لیکن وہ دلوں کا حال ضرور جانتا ہے۔ اگر غفلت کی حالت میں آپ نے قربانی دی تو یہ حال ہوگا کہ گویا سوتے میں آپ کے ہاتھ سے کوئی پیسہ گر گیا اور کسی نے اُٹھا لیا، اور اس لذت سے آپ محروم ہو جائیں گے۔ اس لئے ماں والی مثال خدا پر یوں تو اطلاق نہیں پاتی کہ گویا نعوذ باللہ آپ دے رہے ہیں اور خدا سویا ہوا ہے۔ مگر اس طرح ضرور اطلاق پا جاتی ہے کہ آپ سوئے ہوتے ہیں اور خدا کو دے رہے ہیں اس لئے پورے شعور سے خدا کو دیا کریں۔ عاجزی کے ساتھ اس احساس کے ساتھ کہ

میرے دینے میں کوئی ایسی ادا شامل ہے جس پر خدا کو پیار آئیگا۔

اور ان اداؤں کی تلاش کیا کریں اور یہ ایسی چیز ہے جو تفصیل سے آپ کے سامنے بیان نہیں کی جا سکتی۔ صرف یہ پہلو آپ کے سامنے رکھا جا سکتا ہے کہ عطا کرتے وقت یا پیش کرتے وقت انسان کے قلب کی ایک کیفیت ہوا کرتی ہے وہ لفظوں میں ظاہر ہو یا نہ ہو، ہوتی ضرور ہے۔ بعض دفعہ وہ کیفیت یہ ہوتی ہے کہ لو پیچھا چھوڑو۔ جاؤ جہنم میں۔ دفع ہو میری جان چھوڑو۔ پیسے کچھ لے لو مگر مجھے اعصابی سکون مل جائے اور آپ لفظوں میں کہیں نہ کہیں۔ بعض دفعہ آپ اس طرح بھی دیتے ہیں بعض دفعہ مائیں بھی بچوں کو اس طرح دیدیتی ہیں۔ مصیبت پڑی ہوتی ہے وہ کان کھانے لگ جاتا ہے۔ پیچھا توڑ بیٹھتا ہے کہ دو جی دو۔ دو۔ دو۔ دو۔ وہ کہتی ہے اچھا جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ مجھ سے پیسے لے لو۔ جاؤ نکلو یہاں سے۔ حالانکہ ماں اتنی محبت کرتی ہے۔ بعض دفعہ فقیروں کو لوگ اس طرح دیدیتے ہیں۔ بعض دفعہ دیتے ہیں تو رحم کے جذبات ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ دیتے ہیں تو پیار کے جذبات ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ دیتے ہیں تو محبت کے جذبات ہوتے ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ اگر اس نے قبول کر لیا تو میرے لئے کتنی عزت کا مقام ہے۔ کتنی سعادت ہے اور بعض دفعہ دیتے وقت محسوس ہو رہا ہوتا ہے کہ ہم دونوں کے اندر پیار کا رشتہ بڑھ رہا ہے۔ پس جب میں نے کہا کہ لطیف پہلوؤں پر نظر رکھیں تو میری یہ مراد ہے کہ مالی قربانی کو اس طرح دوام بخشیں کہ

آپکی عمر کے ساتھ ساتھ آپ کو ہمیشہ اچھی اداؤں کی تلاش رہے۔

اور اس رنگ میں خدا کے حضور پیش کیا کریں کہ دیتے وقت آپ کے اندر ایک ہیجانی کیفیت پیدا ہو جایا کرے۔ آپ کا دل نرم ہو جایا کرے۔ آپ سمجھ لیا کریں کہ یہ وہ کیفیت ہے جو ضرور مقبول ہو گی کیونکہ اس کیفیت کو دنیا میں کوئی رد نہیں کر سکتا خدا کیسے رد کر سکتا ہے۔ پس خدا کرے کہ ہم مالی قربانی کے اپنے نظام کی ہمیشہ حفاظت کریں۔ اس کے بدن کی بھی حفاظت کریں۔ اس کی روح کی بھی حفاظت کریں۔ اگر ایسا ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت ہمیشہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی جائے گی اور کوئی بھی جماعت کی راہ میں حائل نہیں ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اشتہار دہندگان متوجہ ہوں!

اشتہارات، اخبارات و رسائل کی مالی حیثیت کو مستحکم رکھنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اسی غرض سے اخبار بدر میں اشتہارات کا سلسلہ شروع کیا گیا اور ایک کاپی یعنی چار صفحات کا اضافہ کیا گیا۔ دو صفحات کے اشتہارات سے کم از کم چار صفحات کے طباعت کے اخراجات نکلنے چاہئیں تھے۔ لیکن صورتحال مختلف رہی اور بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا رہا اور اخبار بدر کو کئی سالوں سے مسلسل مالی بحران سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ اس لئے آئندہ کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اخبار بدر میں اشتہارات کی اشاعت کی مندرجہ ذیل شرح ہو گی :-

ایک مربع انچ کے لئے -/300 روپے سالانہ۔ اس لحاظ سے $4 \times 2\frac{1}{2}$ کے سائز کے اشتہارات کی اُجرت اشاعت -/3000 روپے سالانہ ہو گی۔

کاروباری حضرات سے گزارش ہے کہ اس نئی شرح کے مطابق اشتہارات کا چندہ ادا کر کے ممنون فرمادیں اور اپنی رائے سے جلد دفتر منیجر بدر کو اطلاع دیں تاکہ اشتہارات کے جاری رکھنے یا بند کرنے کی کارروائی کی جا سکے۔

جو احباب صرف اعانت کی غرض سے اشتہارات شائع کروا رہے تھے، ان سے توقع کی جاتی ہے کہ اشتہار بند کرنے کی صورت میں بھی وہ اپنی اعانت کو جاری رکھیں گے تاکہ اخبار بدر کو مالی بحران سے نکالنے میں مدد مل سکے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر نگران بورڈ بدر

بقیہ اداریہ صفحہ ۲

جب تک مختلف ممالک ایکدوسرے سے الگ تھلگ رہے تب تک ہر ملک میں الگ الگ قوموں کی طرف خدا تعالیٰ کے انبیاء مبعوث ہوتے رہے۔ جب سائنس نے اس رنگ میں ترقی کرنا شروع کی کہ تمام انسانوں کو ایکدوسرے کے قریب کرنے کا آغاز کیا تو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روئے زمین پر پھیلے ہوئے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا۔ گویا جس طرح سائنس کی ایجادات ریل، موٹر، تار، چھاپہ خانے، اخبارات۔ ریڈیو۔ ٹی وی وغیرہ نے تمام انسانوں کو اس قدر قریب کر دیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام دنیا ایک ہی شہر میں آباد ہے۔ اسی طرح مذہب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے تمام انسانوں کے لئے ایک پلیٹ فارم مہیا کر دیا ہے۔ اور پھر جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرب میں پیدا کر کے عرب کو عظمت عطا فرمائی اسی طرح آپ کے بروزِ کامل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، موعود اقوامِ عالم کو بھارت میں پیدا فرما کر بھارت کو عظمت دی ہے۔ اور اس طرح ہندوؤں اور مسلمانوں کا گہرا رابطہ پیدا کر دیا ہے۔ جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے اور یہی امر بھارت کی شان کو تمام دنیا میں عظمت دینے والا ہے ؎

پھر ہم، رشتہ اک ہو گئے پیدا جاگی قسمت بھارت کی
اب تو اس اوتار کی ہو گی کامل شہرت بھارت کی

ہندو مسلم اتحاد

آج بے شک ہر طرف منافرت کے بادل چھائے ہوئے ہیں لیکن وہ وقت دور نہیں جب ہندو مسلم اتحاد کے نتیجہ میں بھارت تمام دنیا میں اپنا حیرت ناک وقار قائم کر دے گا۔

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ موعود اقوام عالم، ہندو مسلم اتحاد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ہم سب کیا مسلمان اور کیا ہندو باوجود صدہا اختلاف کے اُس خدا پر ایمان لانے میں شریک ہیں۔ جو دنیا کا خالق اور مالک ہے۔ اور ایسا ہی ہم سب انسان کے نام میں شراکت رکھتے ہیں۔ یعنی ہم سب انسان کہلاتے ہیں۔ اور ایسا ہی بباعث ایک ہی ملک کے باشندہ ہونے کے ایکدوسرے کے پڑوسی ہیں۔ اسی لئے ہمارا فرض ہے کہ صفائے سینہ اور نیک نیتی کے ساتھ ایکدوسرے کے رفیق بن جائیں اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایکدوسرے کی ہمدردی کریں۔ کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں۔" (پیغام صلح)

پس جناب دیریندر پنجاب کے نامور صحافی کو ہندو مسلم اتحاد پر اپنی پُروقار قلم چلا کر ایک عظیم کارنامہ انجام دینا چاہیئے جس کی آج ملک کو سب سے زیادہ ضرورت ہے اور ہماری حکومت بھی اسی کے لئے کوشاں ہے اور تمام مدبرین قوم بھی ؎

رکھتے ہیں جو لوگوں کے لئے پیار کا جذبہ
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کر بکھرا نہیں کرتے

پیشوایانِ مذاہب

جماعت احمدیہ جو آج تمام الہامی مذاہب کی پُروقار نمائندگی کر رہی ہے اتفاق و اتحاد کے اس عظیم نکتہ کے لئے پہل قدمی کر چکی ہے کہ قرآن و حدیث کی تعلیمات کے مطابق تمام الہامی مذاہب کی بنیاد کو سچا تسلیم کرتی ہے اور حضرت رامچندر، حضرت کرشن اور حضرت عیسیٰ و حضرت موسیٰ بلکہ تمام مذاہب کے پیشوایان کو سچا یقین کرتی ہے۔ اب یہ ذمہ داری باقی تمام مذاہب کے پیروکاروں پر ہے کہ وہ بھی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا مان کر اس حقیقی امن و اتحاد کے نکتہ پر قائم ہو جائیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت موعود اقوام عالم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ :-

"یہ اُصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلحکاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں۔ اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اُصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا ہے اور اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔" (تحفہ قیصریہ)

اللہ تعالیٰ جملہ اہل مذاہب کو اس زریں اصول پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

(عبدالحق فضل)

مرکز سلسلہ ربوہ سے

ایک خادم کا اپنے آقا کے نام مکتوب

یہاں ربوہ کا ذرہ ذرہ آپ کے عشق اور محبت میں بے قرار ہے۔ اگلے روز خاکسار رحمت بازار کے دوکانداروں کے پاس بازار میں ایک پھٹے پر جا کر بیٹھا۔ میرے ذہن میں ان کا عجیب و غریب تصور تھا کہ بازار والے لوگ دولت کے پیچھے بھاگنے والے اور ظاہری دنیاوی دکان چمکانے والے ہیں ان کو جیسے اتنی فرصت کیا ہوگی نہ نمازوں کی طرف دھیان ہوگا اور نہ ہی جماعت کے دوسرے کاموں میں اتنی دلچسپی ہوگی تمام لوگوں کے ذہن میں جو نمازیں پڑھتے ہیں ان کا بڑا غلط اور خراب امیج تھا کہ نہ نمازیں پڑھتے ہیں بلکہ بازار میں گالیاں نکالیں اور دوکانداری کی اور گھر جا کر سو رہے لیکن آقا جب خاکسار ان کے پاس جا بیٹھا تو وہ محفل جو تھوڑی دیر پہلے فضول گپ شپ میں معروف تھی وہ فوراً روحانی محفل میں بدل گئی اُن سب نے سب سے پہلے مجھ سے یہ سوال کیا کہ پیارے آقا کب آئیں گے خدا کی قسم ان کی آواز میں اتنا دکھ تھا اُن کے چہروں پر اتنا کرب تھا آپ کی جدائی کا کہ خاکسار ان کی یہ حالت دیکھ کر آنسوؤں میں نہا گیا وہ کوئی ۱۰ - ۱۲ کے قریب دوکاندار تھے اتنی معصومیت اور عشق اُن کے چہروں پر تھا آپ کے نام کے ساتھ کہ میری روح کانپ اُٹھی کہ ادھر تو ایک بے قرار سمندر موجزن ہے محبت اور عشق کا اپنے پیارے امام کے لئے اور دوسری طرف ظاہری طور پر ان کو پتہ نہیں کیا کچھ سمجھا جاتا ہے۔ پھر آپ یقین کریں آقا وہ محفل کوئی اڑھائی گھنٹے تک اپنے پیارے امام کی یادیں جگا رہی اور ہر کوئی اپنے عشق و محبت کے عجیب ترانے سنا رہا تھا اور میں کسی اور دنیا میں پہنچا ان درویش صفت انسانوں کا تجزیہ کر رہا تھا لگتا تھا ہر ایک کا عشق ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے میرے پاس کوئی پیمانہ نہیں کہ آپ کو ناپ کر لکھ سکوں کہ فلاں کا عشق اتنا ہے اور فلاں کا اتنا آقا کوئی کنارہ نہیں ان عاشقوں کے عشق کا اتنی محبت خلافت سے ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔ اگر اُن کے سامنے اُن کے ماں باپ نہیں بھائی اور بیٹے بازاروں میں ذبح کر دیئے جائیں تو ان کے چہروں پر کوئی ملال نہیں ہوگا۔ کیونکہ خلافت کے عشق نے اُن کو دیوانہ کر دیا ہے۔ آقا! ان کو آپ ہی کوئی نام دیں۔ میرے بس کی بات نہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جب آپ کبھی جمعہ کے دن اور کبھی جلسہ سالانہ کے دنوں میں رحمت بازار سے گزرا کرتے تھے تو یہ معصوم معصوم چہرے اور ہاتھ لئے دور دور کھڑے ہو جاتے اور ہاتھ لہراتے تھے اور پھر اُن کو وہ اطمینان نصیب ہوتا جو لاکھوں ٹن سونا اور چاندی ملنے سے بھی نہیں ہو سکتا یہ محفل جاری رہی اور ۲½ گھنٹے آنسوؤں کی یہ محفل تھی ہر ایک آنکھ اشکبار تھی اور عجیب داستان بیان کر رہی تھی پھر وہ یہ بھی کہتے تھے کہ ایک دفعہ اپنے پیارے امام کو مل لیا کرتے تھے اور جو کوئی بھی ملتا تھا وہ یہی سمجھتا تھا کہ حضور سب سے زیادہ اُسی سے پیار کرتے ہیں۔ آقا عشق و محبت میں بھیگ کر انہوں نے ایک معصوم اور پیارے انداز میں ایک بات کہی جو دل کی گہرائیوں میں اتر گئی بڑے فخر سے کہنے لگے کہ حضور نے ہمیں ربوہ کے درویشوں کا خطاب دیا ہے یہ ہمارا تاج ہے ہمارا فخر ہے۔ آقا یہ عاجز انسان عجیب نشات لئے وہاں سے رخصت ہوا دل تو نہیں کر رہا تھا لیکن رات کافی بیت چکی تھی اُن کا دل بھی اُٹھنے کو نہیں چاہتا تھا۔ آقا! ان معصوموں اور پیاروں اور عاجز بندوں کو ضرور یاد رکھیں ہر درد کے لمحات میں اور ہر دعا کے دن آقا انہیں مت بھولئے گا۔ یہ آپ کے ہیں اور آپ ان کے ہیں۔ پھر چند دن بعد صدر صاحب محلہ اور مہتمم صاحب مقامی اور خاکسار زعیم محلہ کی بازار کی نمازوں کے سلسلہ میں ایک میٹنگ ہوئی کہ نمازوں کے وقت میں دوکانوں کو بند کرنے کا انتظام ہو اور باقاعدہ تمام دوکاندار مساجد میں حاضر ہوں۔ تو آقا! اس میٹنگ میں ۶۰ کے قریب احباب خدام شریک ہوئے جب ان کو بتایا گیا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ مساجد چھلک پڑیں اور حاضری اتنی ہو کہ مساجد چھوٹی ہو جائیں تو ہم نے جس انداز میں اُن کو لبیک کہتے سُنا دل روحانی لذت سے بھر گیا بازار والوں نے کمال کر دیا۔ ایک نماز کمیٹی بنائی گئی اور ایک گھنٹی کا انتظام کیا گیا جو نماز سے ۱۵ منٹ پہلے بجائی جاتی۔ اگلے روز خاکسار نماز مغرب اور عشاء پر حاضری کا جائزہ لیا تو حیران کن رزلٹ سامنے آیا۔ سارا بازار امڈ آیا دکانیں بند اور دوکاندار خدا کے دربار پر حاضر۔ ایک پوچھنے والے نے پوچھا کہ آج کوئی مسجد میں تقریب ہے خاکسار نے عرض کیا کہ نہیں تو کیا پھر یہ رونق کیسی؟ میں نے کہا یہ خدا کے خلیفہ کی آواز پر لبیک ہے اور یہ اللہ کی خالص محبت ہے جو دلوں میں روشن ہے۔ عام حالات میں ایک یا ڈیڑھ صف بنتی تھی اُس دن سے آج تک تین سے چار صفیں بھر جاتی ہیں اور اس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی باقاعدگی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(از عبد الحلیم شرر صاحب ربوہ)

ہدیۂ عقیدت

تیرے حضور میں، حاضر ہیں سر جھکائے ہوئے
بصد خلوص بصد عجز پیشِ خدمت ہے
ملی جو قوّتِ پرواز جاں نثاروں کو
نہ سدِ راہ بنے بحر و بر نہ دشت و جبل
ہمارا زادِ سفر تقویٰ و توکل ہے
حصولِ قرب کی عرفان کی تمنا ہے
شرابِ عشقِ الٰہی ہمیں پلا ساقی!
عدو کے ظلم و ستم کے خدنگ سینے میں
تو اپنے نام کی مانند طاہر و طیب
ہماری بزم میں ہر سو ہے روشنی تجھ سے
خدا بچائے گا تجھ کو ہر ایک دشمن سے
ہماری منزلِ مقصود مل گئی ہم کو
سکونِ قلب میسر نہیں کہیں آقا!
گرایا غیر نے اپنی نظر سے گو ہم کو
جہاں جہاں بھی گئے ہم، ہمارا ساتھ رہے
ترے غلام غلامی پہ ناز کرتے ہیں
وفا کے عہد کو ہم عمر بھر نبھائیں گے

دل و نظر میں محبت کی لَو لگائے ہوئے
دُعا، سلام کا ہدیہ جو ہم ہیں لائے ہوئے
ترے "ظہور" ہیں آئے ترے بلائے ہوئے
ہم ایسے عزم سے نکلے قدم اٹھائے ہوئے
خدا کا فضل ہی لایا ہمیں اڑائے ہوئے
غمِ فراق کے ہاتھوں ہیں ہم ستائے ہوئے
ہم اپنے ساغر و مینا ہیں ساتھ لائے ہوئے
جفائے اہلِ جفا کے ہیں زخم کھائے ہوئے
خدا کے چشمۂ تطہیر میں نہائے ہوئے
فرشتے "نور کی قندیل" ہیں جلائے ہوئے
وہ اپنے فضل کو تیری سپر بنائے ہوئے
ہم اپنے گوہرِ مطلوب کو ہیں پائے ہوئے
درِ حضور پہ اُمید ہیں لگائے ہوئے
مگر ہیں یار کی آنکھوں میں ہم سمائے ہوئے
تمہاری یاد کے سائے سروں پہ چھائے ہوئے
ترے پیار سے "شفقت" سے دل لبھائے ہوئے
چلیں گے راہِ وفا پر قدم بڑھائے ہوئے

مسیحِ وقت نے مُردوں کو زندگی بخشی
اُسی کے دم سے ہی ہم شادمیں جلائے ہوئے

(محمد ابراہیم شاد)

رپورٹ جلسہ سیرت النبیؐ

مورخہ ۱۰ اگست بروز ہفتہ شام ۴ بجے زیر انتظام لجنہ اماء اللہ جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ قادیان نے کی۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ شاہینہ مرزا صاحبہ نے کی۔ اس کے بعد عزیزہ راشدہ تنویر صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرات کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد آنحضرت صلعم کی پاکیزہ زندگی سے متعلق مختلف عنوانات پر تقاریر کی گئیں۔ "آنحضرتؐ بحیثیت داعی الی اللہ" کے زیر عنوان محترمہ امتہ الشافی رومی صاحبہ نے تقریر کی۔ علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی محترمہ امتہ الہادی شیریں صاحبہ نے آنحضرت صلعم کا عدیم المثال مقام اور آپکا افضل الرسل ہونا" اس عنوان کے تحت محترمہ نفیسہ ریحانہ صاحبہ نے تقریر کی پروگرام کے آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے مستورات سے مختصر خطاب فرمایا۔ اجتماعی دعا پر اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (امتہ الرؤف رپورٹر لجنہ اماء اللہ قادیان)

اسلام کا ایک بنیادی اصول "زکوٰۃ"

ادائے زکوٰۃ ۔ نظام زکوٰۃ ۔ مصارف زکوٰۃ

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیرّ ناظر بیت المال آمد قادیان

اسلامی تعلیم کے پانچ بنیادی اصول ہیں ان میں سے اگر کوئی مسلمان ایک اصل کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے تو وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے ان پانچ بنیادی اصولوں کی تفصیل یہ ہے کہ:-

۱۔ سب سے پہلے اس امر کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

۲۔ قیام نماز ۳۔ ادائے زکوٰۃ

۴۔ فریضۂ حج ۵۔ رمضان کے روزے

اِن پانچ بنیادی اُصولوں میں سے قیام نماز کے فوراً بعد تیسرے نمبر ادائے زکوٰۃ ہے۔ اِس اہم فریضہ کی اہمیت کا اِس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جہاں جہاں بھی قیام نماز کا حکم دیا ہے۔ وہاں ساتھ کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم صادر فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر، وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ۝ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دو۔

ایسی متعدد اور آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے نماز کے ساتھ ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ جس سے یہ اندازہ لگانا ایک مؤمن کے لئے مشکل نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کو کس قدر اہمیت اور عظمت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن کریم میں بار بار نماز کے ساتھ ساتھ ادائے زکوٰۃ کا حکم دیتے ہوئے اُس کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ وہاں اُس کے ثمرات و برکات کا بھی ذکر فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ بقرہ میں فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ یقیناً جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اِس ایمان کے موافق اعمال صالحہ بجالاتے ہیں اور نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اُن کے رب کے حضور ان کے لئے اجر ہے اور ہر قسم کے خوف اور غم سے پاک ہو جاتے ہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ متقین کی علامت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ۔ متقین وہ ہوتے ہیں جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ غرضیکہ متعدد آیات کریمہ ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں ارکان کو یکجائی طور پر بیان کیا ہے جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ دونوں باہم ایسا تعلق اور تلازم رکھتے ہیں کہ جب تک ان دونوں پر اُن تمام شرائط کے ساتھ جو مقرر ہیں عمل نہ کیا جائے تکمیل اعمال صالحہ نہیں ہوتی اور جو مؤمن ان دونوں ارکان پر کما حقہٗ عمل کرتے ہیں اُن کے لئے فلاح دارین مقدر ہیں۔

زکوٰۃ کیا ہے زکوٰۃ جمع شدہ مال کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے۔ یُؤْخَذُ مِنَ الْاُمَرَاءِ وَیُرَدُّ اِلَی الْفُقَرَاءِ امراء سے لیکر فقراء کو دی جاتی ہے جس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی ہے اس اعلیٰ درجے کی ہمدردی کے فقدان نے ہی آج دنیا میں کمیونزم اور سوشلزم کو جنم دیا ہے جو بذات خود ایک فتنہ ہے اگر دنیا والے اسلام کے اِس سنہرے اصل پر عمل کریں تو عصر حاضر کے ان فتنوں سے بچ سکتے ہیں کسی ایک شخص یا جماعت کے قبضہ میں دولت جمع نہیں ہوسکتی۔ اور نہ ہی دوسروں کو اس دولت سے محرومی کا احساس پیدا ہو سکتا ہے۔

قوموں کی تباہی اور بربادی کے اسباب میں اس نظریہ اجتماع دولت کو بڑا دخل ہے اور قوموں کے عروج و زوال کی تاریخ کے مطالعہ سے بھی اِس فتنہ کی صداقت نمایاں ہو جاتی ہے دنیا میں جہاں جہاں انقلاب رونما ہوا اس کی ابتداء مالی مشکلات اور اقتصادی ضروریات کی وجہ سے ملازموں اور سرمایہ داروں میں تصادم سے ہوا۔ اور اس چیز نے حکومت کے نظام کو پاش پاش کر دیا۔ انہیں تمام مشکلات کا حل اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایتاء الزکوٰۃ کے حکم میں پیش کیا ہے۔

ادائے زکوٰۃ اسلام نے زکوٰۃ کے ذریعہ ایک پُرامن معاشرہ کی بنیاد رکھی ہے جس پر عمل کرنے سے امیر اور غریب میں کوئی تفاوت نہیں رہے گا۔ کیونکہ ادائے زکوٰۃ اعمال صالحہ میں سے ایک بہترین عمل ہے۔ قرآن کریم نے ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کو لازم ٹھہرایا ہے۔ گویا یُوں کہنا چاہیئے کہ زندہ ایمان کے ثمرات اعمال صالحہ میں اور اعمال کے بغیر ایمان مردہ ہے۔ اسی طرح جب ہم اعمال کا تجزیہ کرتے ہیں اور قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو صاف نظر آتا ہے کہ اسلام کی روح نماز اور زکوٰۃ ہے۔

ادائے زکوٰۃ کی اہمیت اِس امر سے اور واضح ہو جاتی ہے کہ جب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو جو پہلا واقعہ پیش آیا وہ انکار زکوٰۃ کا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اپنی جگہ ایک سانحہ عظیم تھا ایسے نازک وقت میں منکرین زکوٰۃ کے خلاف حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جو خلیفہ اوّل تھے تلوار سے فیصلہ کرنا چاہا اور حضرت عمر فاروقؓ نے اس وقت کی پیش آمدہ حالت کے لحاظ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اِس اقدام سے روکنا چاہا مگر اِس کے جواب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا:

"خدا تعالیٰ کی قسم ہے جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں اس سے لڑوں گا اور زکوٰۃ مال حق ہے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ جو شخص رسول اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بکری کا بچہ آپ کو دیتا تھا اور مجھے نہ دے گا تو میں اس سے لڑوں گا"

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اِس جواب نے حضرت عمر فاروقؓ کی آنکھیں کھول دیں اور حضرت عمر فاروقؓ نے بے ساختہ کہا۔

"خدا تعالیٰ کی قسم ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر کے سینہ کو کھول دیا ہے اور میں سمجھ گیا کہ حق یہی ہے۔"

اِس واقعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ زکوٰۃ سے انکار درحقیقت اسلام کی اجتماعی زندگی پر حملہ تھا جو ناقابل برداشت تھا بالکل اسی طرح جس طرح آج سول نافرمانی کے نام سے حکومت کے مخالفین کرتے ہیں اور عدم ادائیگی ٹیکس کا حربہ استعمال کرتے ہیں جو کہ کسی بھی حکومت کے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہے۔

نظام زکوٰۃ قرآن کریم اور احادیث سے یہ امر ثابت ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی اور اُس کے مصارف کی ذمہ واری اسلامی حکومت یا نظام جماعت پر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا۔ یعنی تمام اُن مؤمنوں سے جو اسلامی حکومت تلے رہتے ہیں صدقہ (زکوٰۃ) سے اس طرح تو ان کے دلوں کو پاک کرے گا اور اُن کے مالوں کو بھی صدقہ سے مراد یہاں زکوٰۃ مفروضہ ہے اِس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ بغیر اِس قسم کی زکوٰۃ لینے کے لوگوں کے مال پاک نہیں ہو سکتے اور نہ زکوٰۃ حکومت لیتی ہے۔ یا نظام اسلامی اس کے وصول کرنے اور خرچ کرنے کا حقدار ہے۔ جیسا کہ خُذْ یعنی لے لے تُو کے الفاظ سے ظاہر ہے۔

حدیث بخاری کتاب الزکوٰۃ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہٗ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ رضی اللہ عنہٗ کو یمن بھیجتے ہوئے یہ ہدایت فرمائی کہ اِنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً فِیْ اَمْوَالِھِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ وَتُرَدُّ اِلٰی فُقَرَائِھِمْ۔

اللہ تعالیٰ اُن کے مالوں پر زکوٰۃ فرض کر دی ہے جو مالداری سے لی جائیگی اور اُن کے محتاجوں کو دی جائے گی۔

اِس حدیث کے الفاظ بھی تنظیم زکوٰۃ کی طرف راہنمائی کرتے ہیں اس طرح پر کہ تُؤْخَذُ اور تُرَدُّ دونوں مجہول کے صیغے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تحصیل اور تقسیم زکوٰۃ کا انتظام دینے والے کے اختیار میں نہیں بلکہ حکومت کے سپرد ہے۔

(پس قرآن کریم سے صاف ظاہر ہے کہ زکوٰۃ کا ایک مستقل نظام ہے۔ اور اسی نظام میں قوم کی فلاح ہے اور اس نظام کا علم ہمیں مصارف زکوٰۃ کی تقسیم اور تفصیل سے ملتا ہے۔ اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور خلافت راشدہ کے عمل سے بھی اس نظام کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔ زکوٰۃ کے متعلق تمام احکام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں مرتب ہو چکے تھے اور اس کے مصارف کی صراحت قرآن کریم میں موجود تھی۔

مصارف زکوٰۃ

اسلام ایک تنظیمی روح پیدا کرتا ہے۔ اس کے تمام اعمال اور احکام میں ایک ضابطہ اور ترتیب، و تنظیم ہے۔ زکوٰۃ اسلامی بیت المال کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس لیے اس کے نظام اور ضوابط کو انسانوں کی تجویز پر نہیں رکھا گیا بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس نظام کے بنیادی قواعد بتا دیئے جیسا کہ فرمایا:۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْھَا وَالْمُؤَلَّفَۃِ قُلُوْبُھُمْ وَ فِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ فَرِیْضَۃً مِّنَ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ (سورۃ توبہ)

ترجمہ:۔ صدقات، (زکوٰۃ) تو صرف فقراء اور مساکین کے لئے ہیں اور ان کے لئے جو ان صدقات، (زکوٰۃ) کے جمع کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں نیز اُن کے لئے جن کے دلوں کو اپنے ساتھ جوڑنا مطلوب ہو اور اسی طرح قیدیوں) اور قرضداروں کے لئے اور اُن کے لئے جو اللہ کے راستہ میں جنگ کرتے ہیں) اور مسافروں کے لئے۔ یہ فرض اللہ کا مقرر کردہ ہے اور اللہ بہت جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ یہ بیان کیا ہے کہ زکوٰۃ کی رقوم کن کن لوگوں پر خرچ کی جاسکتی ہیں۔

(۱)۔ فقیروں کے لئے (۲) مسکینوں کیلئے (۳) اُن کارکنوں کے لیے جو اس کی وصولی پر مامور ہیں (۴)۔ ان لوگوں کے لیے جن کی تالیف قلب ضروری ہے (۵) ان لوگوں کے لئے جو غلامی کے جوئے کے نیچے ہیں اور اُن کو آزاد کرنا مقصود ہے۔ (۶) اُن قرضداروں کے قرض ادا کرنے کے لئے جو اس کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں (۷) اور اللہ کی راہ میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے خرچ کرنے کو

یہ تمام قواعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں جو علیم اور حکیم ہے مصارف زکوٰۃ میں اُن لوگوں کو بھی رکھا جو اس کی وصولی کا انتظام کرتے ہیں اور ان کو عاملین علیہا کہا ہے۔ گویا یہ ایک جماعت کارکنوں کی ہوگی۔ اسی ایک لفظ میں وہ بہت ترکیبی اُس دفتر کی آجاتی ہے جو زکوٰۃ کی وصولی اور اُس کے خرچ کے لئے قائم کرنا ضروری ہے اور جن پر خرچ کرنے کی ذمہ داری عاید ہے اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان مدات کو مدنظر رکھتے جن کی تفصیل قرآن کریم نے بیان کی ہے۔ اور قرآن کریم میں خُذ کا حکم بتاتا ہے کہ یہ اموال زکوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کے پاس اور پھر خلفاء راشدین اور اُن کے قائمقاموں کے پاس جمع ہوں اور وہاں سے ہی تقسیم ہو۔ اور اس کی وصولی کے لیے عقیلین کی ایک جماعت ہو اور اُن کی ضروریات کے موافق اُس مال زکوٰۃ سے اُن کو گزارہ دیا جائے

یہ سلسلہ نظام زکوٰۃ اور مصارف زکوٰۃ دور خلافت راشدہ اور اس کے بعد جب حکومت اور بادشاہت کا رنگ پیدا ہوگیا یعنی عہد عباسی تک قائم رہا۔ اس کے بعد یہ نظام درہم برہم ہوگیا اور ساتویں صدی ہجری میں اس قرآنی اور شرعی نظام پر بحث و اجتہاد کا ایک نیا باب فقہاء نے کھولا۔ اور حالات کی مجبوریوں سے اس قسم کا فتویٰ بھی دیا گیا کہ بطور خود خرچ کردی جائے۔ جو قرآن و سنت کے خلاف تھا۔

اس زمانہ کے امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا اصل مقصد اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہے۔ چنانچہ آپ کی بعثت کے ساتھ خلافت علی منہاج النبوت کا سلسلہ شروع ہوچکا ہے اور خدا کے فضل سے اسلامی بیت المال کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے۔ اور اب نظام اور مصارف زکوٰۃ کا کام عین قرآن و سنت کے مطابق عمل میں لایا جائیگا کسی جماعت کو یا صوبائی نظام کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنے طور پر اس نظام میں کسی قسم کی تبدیلی کی کوشش کرے۔ کیونکہ مصارف زکوٰۃ خود اللہ تعالیٰ نے بیان کردیئے ہیں کیونکہ عامل تقسیم زکوٰۃ کے فرائض میں، یہ امر داخل ہے کہ وہ اخراجات کرتے وقت اُن مدات کو مدنظر رکھے جو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مقرر کئے ہیں۔

قرآن کریم کی آیت خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا کے تحت اب پھر بعثت ثانیہ میں امام وقت کے ذریعہ عملی طور پر قرآن کریم کے قائم کردہ نظام کا احیاء ہوچکا ہے۔ اسی نظام کے تحت زکوٰۃ کی رقم جمع ہوکر خرچ ہونی چاہیئے اور بیت المال میں جمع ہونی لازمی ہے۔ اور یہی روح اسلام ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہشتی مقبرہ کے بارہ میں درج ذیل

پیاری دعائیں فرمائی ہیں

" میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے۔ اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یارب العالمین۔"

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العالمین

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور ورحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یارب العالمین۔۔

(الوصیت)

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

میرے بیٹے عزیز فرید کمال خواجہ اپنے اسٹوڈ کیپر کورس پر نہ صرف اچھے نمبروں میں پاس ہوا بلکہ اپنے صوبہ بھر میں اوّل آیا ہے۔ اور خاص انعام کا حقدار قرار پایا یہاں کے مقامی اخباروں میں اس کی تصویر بھی آئی ہے۔ شکرا لحمد للہ۔

اپنے اپنے کورس میں طلباء کی تعداد ۸۰۰ تھی ان میں سے صرف ۴ طالب علم اوّل آئے۔ اور ان ۴ طلباء میں عزیز بھی شامل ہے۔

اب عزیز B.A کی تیاری کر رہا ہے۔ قارئین بدر اور تمام درویش بھائیوں کی خدمت میں خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔

عزیز محترم خواجہ غلام نبی مرحوم سابق ایڈیٹر "الفضل" کا پوتا اور محترم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب مرحوم سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا نواسہ ہے۔

(دُعاؤں کا محتاج۔ احمد منیر خواجہ۔ جرمنی)

درخواست دُعا

مکرم ایس رضوانی احمد صاحب آفیسر پچاس پچاس روپے اعانت بدر اور صدقہ میں بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کا تبادلہ راجستھان سے مہو بھنڈار میں ہوگیا ہے۔ الحمدللہ۔

درویشان کرام اور جملہ احباب کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں کہ بعض پریشانیوں میں مبتلاء ہیں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کی پریشانیوں کو دور فرمادے اور مقامی جماعت سے ملکر صحت و سلامتی کیساتھ زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی طرف سے قرار دادِ تعزیت

یہ خبر انتہائی افسوس کے ساتھ سُنی گئی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کے صاحبزادے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بھائی محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بقضائے الٰہی مورخہ ۹۰-۹-۱۹ء کو ربوہ میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ محترم صاحبزادہ صاحب کی رحلت پر گہرے رنج و غم اور حزن کا اظہار کرتے ہیں۔

مرحوم ۱۹۱۸ء میں قادیان میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم قادیان میں ہی پائی۔ محترم صاحبزادہ صاحب شروع سے ہی خلافت کے انتہائی فدائی اور عبادت میں غیر معمولی شغف اور شوق رکھنے والے تھے۔ خلافت کے ساتھ آپ کی وابستگی اور اطاعت ایک مثالی رنگ رکھتی تھی۔ اور یہ صفت آپ کے اوصاف حسنہ کا ایک امتیازی پہلو تھا اور دیگر افراد جماعت کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ۔

مرحوم خدا کے فضل سے واقف زندگی تھے اور موصی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے وقف کی روح کو خوب نبھایا۔ تا دم آخر مرحوم ایک خاموش خدمت گزار کے رنگ میں جماعت کے اندر اور جماعت کے باہر بلا امتیاز انسانیت کی خدمت کرتے رہے۔

۱۹۵۰-۵۱ء سے لے کر ۱۹۵۹-۶۰ء تک بعض مصالح کی بناء پر جب خدام الاحمدیہ کی صدارت سیدنا حضرت مصلح موعود رضؓ نے بنفس نفیس سنبھالی تو اس دوران حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحؒ اور صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو حضور کے ساتھ بطور نائب صدر خدام الاحمدیہ کی خدمات بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی طرح ایک لمبے عرصہ تک مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں قائد ایثار اور قائد صحت جسمانی کے طور پر بھی آپ کو خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت بھی آپ مجلس انصار اللہ مرکزیہ پاکستان میں رکن اعزازی کے طور پر شامل تھے۔

جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں جب ٹاؤن کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تو اُس کے پہلے چیئرمین کے طور پر خدمت کی سعادت بھی محترم صاحبزادہ صاحب کے حصہ میں آئی۔

محترم صاحبزادہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے سب سے پہلے ڈاکٹر ہیں۔ ڈاکٹر ہونے کے ناطے سے مرکز کے معروف ادارہ فضل عمر ہسپتال میں آپ نے ایک لمبا عرصہ چیف میڈیکل آفیسر کے طور پر خدمت سر انجام دی۔ فضل عمر ہسپتال کے قیام اور موجودہ شاندار عمارت کی تعمیر میں بھی آپ نے انتھک محنت اور فدائیت سے دن رات کام کرنے کی سعادت پائی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ صاحب کو ایک لمبا عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحؒ کی خدمت کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔

حضرت مصلح موعود رضؓ جب بغرض علاج سفر یورپ پر تشریف لے گئے تو محترم ڈاکٹر صاحب کو بھی اس قافلہ میں شمولیت اور خدمت کا موقع ملا۔ بعد ازاں آپ کی خصوصی توجہ اور کوشش سے اس سفر کا ایک یادگار تصویری البم شائع ہوا۔ جو ہمیشہ جماعتی لٹریچر میں یاد رکھا جائے گا۔

گذشتہ سال ۱۹۸۹ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعت احمدیہ برطانیہ کے یادگار جوبلی جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی۔

آج محترم ڈاکٹر صاحب اس دُنیا میں نہیں ہیں لیکن ان کی خدمات۔ ان کی یادیں ہمیشہ تاریخ احمدیت میں محفوظ رہیں گی۔

اس عظیم جماعتی صدمہ پر ہم ممبران جماعت احمدیہ برطانیہ اپنے پیارے امام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی اہلیہ اور بچگان ان کے بھائیوں اور بہنوں نیز جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ساری جماعت کے حزن و ملال سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کی نیکیوں اور خوبیوں کو جماعت میں جاری و ساری رکھے۔ آمین

محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مرحوم کے سانحۂ ارتحال پر مندرجہ ذیل جماعتوں کی جانب سے بھی قرار داد تعزیت موصول ہوئی ہیں۔

(۱) :۔ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی احمدیہ مسجد نور۔

(۲) :۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد از مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر

(۳) :۔ جماعت احمدیہ کانپور از مکرم محمد زاہد صاحب سولیجہ صدر جماعت

درخواست ہائے دُعا

(۱) :۔ مکرم ملک مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ تحریر فرماتے ہیں کہ گورو نانک ہسپتال امرتسر میں خاکسار کی اہلیہ امۃ النصیر بشریٰ کے پتے کا آپریشن ہوا۔ ڈیڑھ سو پتھریاں نکلیں۔ آپریشن کامیاب رہا۔ چند دن ۱۰۳ بخار رہا۔ اب قدرے افاقہ ہے کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(۲) :۔ محترم احمد حسین صاحب درویش قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ میری خوشدامن صاحبہ گھر کی سیڑھی سے گر گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے بائیں کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ حیدر آباد ہسپتال میں داخل ہیں۔ بڑھاپے کی وجہ سے پہلے ہی بہت کمزور ہیں۔ تکلیف بہت زیادہ ہے۔ خصوصی درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(۳) :۔ ہمارے ایک دوست مکرم مقبول احمد صاحب ڈرائیور آف چینچولی ضلع گلبرگہ کرناٹک اسٹیٹ کچھ عرصہ سے معاشی پریشانی سے دو چار ہیں۔ بعض امراض بھی اُنہیں لاحق ہیں۔ موصوف اپنی جملہ مشکلات کے ازالہ کامل شفا یابی اور قبول حق کے لئے جملہ قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ناظم وقفِ جدید قادیان

(۴) :۔ عزیز نعیم احمد شریف متعلم مدرسہ احمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ ان کے پھوپھا کافی عرصہ سے علیل اور نرسنگ ہوم میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و والدین کی صحت و سلامتی کے لئے درخواست دُعا ہے۔

(۵) :۔ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب کو پچھلے دنوں ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ حضور کی خصوصی دُعاؤں کے نتیجہ میں طبیعت سنبھل گئی ہے۔ الحمد للہ۔ ان کی کامل شفا یابی اور دینی دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دُعا ہے۔

(۶) :۔ مکرم احمد اسماعیل صاحب آف پینگاڈی اپنے اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

(۷) :۔ مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوملا (رانچی) سے مختلف مدات میں ۶۰/- روپے بھجواتے ہوئے پروفیسر عزیز احمد صاحب ڈاکٹر خورشید احمد صاحب اور ان کے تمام متعلقین کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔

(۸) :۔ مکرم عبد الحلیم خان صاحب کیرنگ سے اعانت بدر میں ۲۰/- روپے ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ اُن کے بڑے بھائی مکرم مطیع الرحمٰن صاحب گزشتہ سال وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اُنہوں نے اپنے پیچھے اہلیہ اور تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ بڑی بیٹی کی شادی ہو چکی ہے۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ ان کے تین بیٹے ابھی اسکول میں زیر تعلیم ہیں۔ ان سب کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(۹) :۔ مکرم محمد عبد الستار صاحب سبحانی معلم وقفِ جدید گنڈوری اپنے اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور مقبول خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق پانے اور دینی و دنیاوی برکات کے حصول کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۱۰) :۔ محترمہ شوکت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ موسی بنی مائنز ۲۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کر کے درخواست کرتی ہیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اور اُن کے تمام افراد خاندان کو ہر طرح حسناتِ دارین عطا فرمائے ÷

ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے تشریف لانے والے احباب سے گذارش ہے کہ وہ بجائے امرتسر تک ریلوے ٹکٹ بنوانے کے قادیان تک کی ریلوے ٹکٹ بنوائیں۔ امرتسر سے قادیان کے لئے گاڑی دوپہر کے وقت ۱۵-۱ پر چلتی ہے اور امرتسر سے قادیان ریل کا کرایہ پانچ /۵ روپے ہے۔ جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۹۰ء ۲۶ ر تا ۲۸ ر دسمبر منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

یہ امر اس لئے ضروری ہے کیونکہ قادیان کی گاڑی پھر بند کرنے کے لئے معاملہ ریلوے اتھارٹیز کے زیر غور ہے۔ پہلے بھی اس طرح کا معاملہ سامنے آیا تھا اور احباب جماعت کو قادیان تک کی ریلوے ٹکٹ خرید نے کے لئے لکھا گیا تھا۔ چنانچہ جماعتہائے احمدیہ بھارت و مرکز کی کوششوں کو خدا تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں سے کامیابی ملی۔ اور یہ ٹرین جاری رکھنے کا فیصلہ ہوا تھا۔

اب پھر بعض وجوہ کی بناء پر اس ٹرین کو بند کرنے اور ریلوے پٹڑی اکھاڑنے کا معاملہ زیر غور ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بھی ارشاد موصول ہو چکا ہے کہ اس گاڑی کو بند نہیں ہونے دینا۔

احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گاڑی کو مستقل بنیادوں پر جاری رکھنے کے سامان پیدا کرے۔ آمین ۞

ناظر امور عامہ قادیان

اعلان از طرف نظارت امور عامہ

مکرم عبد الباری صاحب مرحوم آف بمبئی کے پسران پرویز احمد، سہیل احمد و احتشام الحق کو ان کی خلاف تعلیم سلسلہ حرکت کی بناء پر منظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز "اخراج از نظام جماعت" کی جماعتی تعزیر دی گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ہندوستان میں اپنے دار التبلیغ (مشن ہاؤسز) میں دوستوں۔ مہمانوں۔ صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان کے قیام کے بارہ میں ضابطے طے کئے ہیں۔ جس کی اطلاع جماعتوں کو وقتاً فوقتاً کی جاتی رہتی ہے۔ جن پر دار التبلیغ کے مبلغ انچارج اور جماعت کے عہدیداران کو عملدرآمد کرانا چاہیئے اور جو مہمان دار التبلیغ میں عارضی قیام کے لئے آیا کریں انہیں ان کے مطابق پابند رکھنا چاہیئے۔ اب دہلی کی مسجد اور مشن ہاؤس بھی تعمیر ہو چکا ہے۔ اس لئے احباب مندرجہ ذیل قواعد کی پابندی کریں۔

(۱) اگر کوئی فرد جماعت کسی کاروبار یا ذاتی ضرورت کے تحت دہلی جاتے ہوں اور دو تین روز کے لئے مشن ہاؤس میں قیام کرنا چاہتے ہوں تو وہ امیر / صدر صاحب جماعت کی تصدیقی چٹھی ساتھ لایا کریں۔ (۲) اگر ہفتہ عشرہ یا ایک ماہ کے لئے قیام کرنا مقصود ہو تو نظارت دعوۃ و تبلیغ سے پہلے اجازت طلب کرے اور یہ درخواستیں بھی صدر جماعت کی تصدیق سے آنا چاہئیں۔ (۳) افراد جماعت کو موسم کے مطابق اپنے ہمراہ بستر لانا ہوگا۔ مشن ہاؤس دہلی میں بستر کا انتظام نہیں ہے اور نہ ہی چارپائیوں کا انتظام ہے۔ (۴) مہمانوں کو عرصہ قیام میں مشن ہاؤس کی صفائی اور ہر چیز کی حفاظت کا خیال رکھنا ضروری ہوگا۔ مشن ہاؤس میں آمد و رفت کے لئے جو اوقات منتظمین کی طرف سے مقرر ہوں ان کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہوگا۔ ان شرائط کے مطابق احباب جماعت مشن ہاؤس دہلی میں عارضی قیام کی سہولت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ (۵) مبلغ انچارج کو اختیار ہوگا کہ وہ مفاد سلسلہ کے پیش نظر اگر ضروری سمجھے تو عارضی رہائش دینے سے معذرت کر دے یا دی ہوئی اجازت کو منسوخ کر دے۞

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مجاہدین وقف جدید سے ضروری التماس

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد نظام خلافت سے گہری عقیدت اور دلی وابستگی رکھتا ہے اور خلیفۂ وقت کے ہر ارشاد کو بتمام و کمال پورا کرنے میں اپنی سعادت اور خوش بختی محسوس کرتا ہے۔

ہندوستان جیسے وسیع و عریض ملک میں رشد و اصلاح اور تعلیم و تربیت کا کام غیر معمولی محنت و ایثار اور خصوصی توجہ کا متقاضی ہے اور اس اہم ذمہ داری سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہونے کی غرض سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں اپنی مساعی، قربانی و ایثار اور دعاؤں کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کی بار بار تلقین فرما رہے ہیں۔ اسی تسلسل میں اب حضور پُر نور نے دیہی جماعتوں کی تعلیم و تربیت کے کام میں وسعت پیدا کرنے کی غرض سے میزانیہ آمد و خرچ وقف جدید انجمن احمدیہ بھارت بابت سال ۹۱-۱۹۹۰ء میں /۶۰۰۰ لاکھ روپے کا اضافہ فرمایا ہے جس کے لئے بجٹ آمد سال رواں کے صرف محاصل خالص کی میزان /۵۰۰،۳۳،۷ روپیہ ہوگئی ہے۔ اور یہ رقم دفتر وقف جدید نے کلیتاً مخلصین جماعت احمدیہ بھارت کے مالی تعاون سے مہیا کرنی ہے۔ ظاہر ہے کہ تنہا دفتر وقف جدید اس اہم ذمہ داری سے اس وقت تک کما حقہٗ عہدہ برآ نہیں ہو سکتا جب تک آپ کا بھرپور اور مخلصانہ تعاون اس کے شامل حال نہ ہو۔

یہ امر باعث مسرت ہے کہ مخلصین جماعت احمدیہ بھارت نے ہر مرحلہ پر وقف جدید انجمن احمدیہ سے للّٰہی تعاون فرمایا ہے جس کے لئے کارکنان وقف جدید ان کے تہہ دل سے ممنون ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ اس اہم ذمہ داری سے بھی کما حقہٗ عہدہ برآ ہونے کے لئے جملہ عہدیداران مبلغین، معلمین اور مخلصین جماعت حسب سابق دفتر سے للّٰہی تعاون فرمائیں گے۔ بانی تحریک وقف جدید سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا یہ بصیرت افروز ارشاد ہمارے لئے ایک مستقل لائحہ عمل کی حیثیت رکھتا ہے کہ :-

"آپ جب تاریخ میں حضرت خالدؓ اور سعدؓ اور عمرو بن معدی کربؓ اور ضرار کے حالات پڑھتے ہوں گے تو آپ کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہوگی کہ کاش ہم اس زمانہ میں ہوتے اور خدمت کرتے۔ مگر اس وقت آپ کو بھول جاتا ہے کہ ہر سخنے وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاد بالسیف کی جگہ جہاد تبلیغ اور جہاد بالنفس کا دروازہ کھولا ہے۔ اور تبلیغ ہو نہیں سکتی جب تک روپیہ نہ ہو کیونکہ تنظیم بغیر روپے کے نہیں ہو سکتی پس آپ لوگ اس زمانہ کے مجاہدین اور وہی ثواب جو پہلوں کو ملا وہ آپ کو مل سکتا ہے۔ اور مل رہا ہے"

(پیغام بنام کارکنان حال جماعت احمدیہ کراچی ۲۴ مارچ ۱۹۵۷ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کی مشترکہ مساعی کو بار آور کرے اور اپنے بے پایاں فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ آمین۞

ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

ولادت

مکرم ایم شفیق احمد صاحب کوڈیا تھور سے لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ۱۶ ۹ کو بچی عطا فرمائی ہے۔ جو مکرم ایم سی محمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کوڈیا تھور کی پوتی اور پی عبد الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ چاوا کاڈ کی نواسی ہے۔

نو مولودہ حضور انور ایدہ اللہ کی تحریک "وقف نو" میں شامل ہے۔ بچی کی صحت و سلامتی و درازی عمر کے لئے قارئین بدر سے درخواست دعا ہے۞

(ایڈیٹر)

اعلانات نکاح

مورخہ ۱۹ر اکتوبر بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۱۔ عزیزہ امۃ الحفیظ صاحبہ ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ بنت مکرم میر غلام رسول صاحب یاڑی پورہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز منیب الرحمٰن میر صاحب الیکٹریکل انجینئر ابن مکرم میر عبد الوہاب صاحب آف آسنور کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار -/۲۵۰۰۰ روپے حق مہر پر فرمایا۔ اس موقعہ پر مکرم صاحبزادہ صاحب نے اعلان نکاح کرتے ہوئے حضرت میر عبد الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ جن کے پوتے عزیز منیب الرحمٰن صاحب ہیں ان کی دینی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے ان کے وجود کو صداقت احمدیت کے نشان پر پیش کیا۔ اسی طرح یاڑی پورہ کے میر خاندان کی خدمات کا بھی تذکرہ فرمایا۔

مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر جماعت احمدیہ کشمیر نے -/۲۰ روپے اعانت بدر میں ادا فرمائے۔

۲۔ ارجمند بانو بنت قاضی عبد الرشید صاحب لکھنؤ۔ پورہ اٹمنڈ ہاربر بنگال کا نکاح سید عبد المجید صاحب ابن سید عبد الحمید صاحب مرحوم خانپور ملکی کے ہمراہ مبلغ -/۱۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اس خوشی کے موقعہ پر ان کے بھائی عبد العزیز صاحب نے -/۵۱ روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔

۳۔ سیدہ صادقہ مجید بنت ڈاکٹر سید مجید عالم صاحب صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی کا نکاح سید شاہین احمد ابن سید عبد الحمید صاحب مرحوم خانپور ملکی کے ساتھ مبلغ -/۲۵۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اس خوشی کے موقعہ پر سید مجید عالم صاحب نے -/۱۰۱ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

۴۔ عزیزم منور احمد مبشر ابن مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی درویش قادیان کا نکاح عزیزہ منصورہ سلطانہ بنت مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان کے ساتھ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی نے اس موقعہ پر -/۲۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔

۵۔ مکرم شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ بھاگل پور برہ نے مورخہ ۲۷ر ستمبر کو محترمہ فوزیہ بشریٰ بنت مکرم سید فیروز الدین ساکن برہ پورہ کا نکاح محمد اشرف احمد عرف محمد اشفاق احمد ولد سید عبد الغنیم صاحب صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ کے ساتھ مبلغ -/۱۲۰۰۰ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اس خوشی کے موقعہ پر مکرم سید عبد الغنیم صاحب نے مبلغ -/۵۱ روپے اعانت بدر میں دئے ہیں۔

تقریب شادی

مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ تحریر فرماتے ہیں۔ شیموگہ مورخہ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کو بعد نماز مغرب منصور محمود احمد نوجوان ابن مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس کی شادی کی تقریب سیدہ مبارکہ بیگم فرحانہ بنت مکرم میر عطاء الرحمٰن صاحب ممتاز مرحوم شیموگہ کے ساتھ عمل میں آئی جلسہ سالانہ قادیان دسمبر ۱۹۸۹ء کے موقعہ پر نکاح ہو چکا تھا تلاوت و نظم کے بعد محترم حکیم محمد دین صاحب نائب ناظم وقف جدید قادیان نے اجتماعی دعا کروائی۔ دوسرے روز محترم ایڈیٹر صاحب آزاد نوجوان نے جملہ احمدی احباب و مستورات اور غیر مسلم و غیر احمدی افراد کو بھی دعوت ولیمہ پر مدعو کیا مبلغ پچاس -/۵۰ روپے منصور محمود احمد نوجوان نے اعانت بدر میں ادا کر دئے ہیں جزاکم اللہ واحسن الجزاء۔ ان تمام رشتوں کے روحانی جسمانی اعتبار سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

ولادتیں

۱۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب۔ کینیڈا سے چالیس ڈالر اعانت بدر میں ارسال فرماتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے چوہدری نصیر احمد صاحب کو دو بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جو کہ تحریک وقف نو میں شامل ہے نام ایک خواب کی بنا پر حسن ابراہیم رکھا گیا ہے۔ یہ بچہ چوہدری بشیر احمد صاحب سیکرٹری نیشنل وصایا کینیڈا کا پوتا ہے اور ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مرحوم واقف زندگی کا نواسہ ہے میرا بیٹا نصیر احمد اس وقت مسجد کینیڈا کی تعمیر سے مامور ہے جو بڑی لگن اور محنت سے خدمت بجا لا رہا ہے اللہ تعالیٰ اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے دعا کی درخواست ہے۔

نیز میرے میاں دو تین ماہ گلے کے اپریشن کی وجہ سے کافی بیمار رہے اب حضور انور اور بزرگان کی دعاؤں سے خدا کے فضل سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی اور درازی عمر کے لئے اور مقبول خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں نیز میرے بیٹے منیر احمد چوہدری مربی سلسلہ عالیہ حال آئیوری کوسٹ بیمار ہیں ان کی صحت عمر خدمت دین کے لئے دعا کی درخواست ہے پورے خاندان کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

۲۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش مولف اصحاب احمد تحریر فرماتے ہیں کہ دختر م عزیزہ طیبہ صدیقہ اہلیہ عزیزم منور احمد صاحب ناصر (ابن مکرم محمد احمد صاحب نسیم مالاباری درویش مرحوم) حال مقیم سعودی عرب کے ہاں پہلی اولاد عزیزہ مریم صدیقہ سلمہا بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۹۰ء پیدا ہوئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت سلامتی درازی عمر کے ساتھ ساتھ خادم دین بنائے۔

۳۔ مکرم محمود احمد صاحب خادم تحریر کرتے ہیں کہ مودھا کے مکرم ظفر احمد صاحب مبلغ -/۲۰۰ روپے اعانت بدر ادا کرتے ہوئے اعلان دعا کرواتے ہیں کہ ان کا بچہ عزیز انیس احمد مکان کی دوسری منزل سے باہر سڑک پر گر گیا تھا لیکن بچے کو کسی قسم کی چوٹ نہیں آئی اور بچہ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہے۔ بچوں کی صحت و سلامتی کاروبار میں ترقی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

۴۔ مورخہ ۱۶ر اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے چوہدری عبد العزیز صاحب اختر کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے نومولود چوہدری عبد السلام صاحب درویش کا پوتا اور مستری محمد حسین صاحب درویش مرحوم کے نواسہ ہیں ازراہ شفقت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بچے کا نام عبد الباسط تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے نومولود کے نیک اور صالح خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر -/۷ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

۵۔ مکرم منور احمد صاحب مالک آف یادگیر کو مورخہ ۱۲ر اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود سید ملک صاحب کا پوتا اور مکرم منور احمد صاحب فضل کا نواسہ ہے -/۱۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

۶۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ شیموگہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ مکرم بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مودب کے ہاں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۱ر ستمبر ۱۹۹۰ء کو تیسرا لڑکا تولد ہوا ہے والدین نے تحریک وقف نو کے تحت وقف کر دیا ہے۔ اور اسی بچہ کا نام عمر فاروق تجویز کیا گیا ہے۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم سیکرٹری مال صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ ایک صد روپے ادا کئے ہیں۔ جزاکم اللہ واحسن الجزاء۔

۷ــ مکرم بشیر الدین صاحب باطی وڈمان سے ۱۰ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے داماد مکرم حاتم خان صاحب معلم وقفِ جدید کرڈاپلی (اڑیسہ) کو بتاریخ ۲۵ر ستمبر ۹۰ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ اِس کا نام ضیاء الرحمٰن خاں رکھا گیا ہے ۔ ان تمام بچوں کی صحت وسلامتی درازی عمر اور دین کے مخلص خدام بننے کے لئے خصوصی درخواست دعا ہے ۔

(ادارہ)

عوامی تحریک کے سربراہ کی چوٹ

پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ طاہر القادری نے چنیوٹ میں چناوٴ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اسلامی جمہوری گٹھ جوڑ پر اور پیپلز پارٹی دونوں پر زبردست چوٹیں کیں اور کہا کہ دونوں پارٹیاں جاگیرداروں ۔ ڈاکوؤں اور لٹیروں کا ایک کنبہ ہے ۔ جو صرف ظاہری طور پر الگ الگ ہیں ۔ انہوں نے اسلامی جمہوری گٹھ جوڑ پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ ۲۰ سال سے اسلام کا نعرہ لگانے والے پیپلز پارٹی کا مقابلہ کر رہے ہیں اور ایک 37 سالہ لڑکی نے آئی جے آئی کے لیڈروں کے گیدڑوں کو آگے لگا رکھا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ آئی جے آئی اور پیپلز پارٹی کو دو پارٹیاں نہیں مانتے ۔ وہ سب غداروں اور ملاؤں ۔ ڈاکوؤں کا ٹولہ ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ضیاء الحق نے اسلام کے نام پر ریفرینڈم کرایا اور سب نے کہا ہاں مانتے ہیں ۔ تو اگلے دن پتہ چلا کہ وہ اسلام ۔ ضیاء الحق خود ہی ہیں ۔ خود ہی اسلام بن گئے ہیں ۔ جیسے کسی شاعر نے اپنے نام کے ساتھ اسلام تخلص کرلیا ہے ۔

(روزنامہ ہند سماچار ۲۰/۱۰/۹۰)

سیرۃ حضرت سیدہ امّ طاہر صاحبہ رضؓ

حضرت سیدہ امّ طاہر صاحبہ کی سیرۃ وسوانح پر مشتمل تابعین اصحاب احمد جلد سوم بہت سے غیر مطبوعہ مواد کے اضافہ کے ساتھ شائع کی گئی ہے ۔ جس کی قیمت ستر/۷۰ روپے اور غریب افراد کے لئے جلسہ سالانہ تک پچپن/۵۵ روپے میں ایک سو جلدیں ریزرو رکھی گئی ہیں ۔ اجتماع وجلسہ سالانہ پر حاصل کرنے والوں کو ڈاک خرچ کی بچت ہوگی

مینجر بک ڈپو اصحاب احمد ۔ محلہ احمدیہ قادیان

شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ (پاکستان)　فون: دکان: ۶۹۹ رہائش: ۸۴۱
پروپرائیٹر :- حاجی شریف احمد　حاجی حنیف احمد کامران

ربوہ میں آپکے قدیمی احمدی جیولرز
محمود جیولرز
گولبازار ۔ ربوہ (پاکستان)　فون: ۶۸۱/۶۸۲

الرشاد بوکؑ
اَسْلِمْ تَسْلَمْ
اسلام لا ۔ تو ہر خرابی ، بُرائی اور نقصان سے محفوظ رہے گا ۔
(محتاج دُعا)
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی ـ (مہاراشٹر)

قادیان دارالامان میں مکان یا پلاٹ کی خرید وفروخت کے لئے خدمات حاصل کریں
احمد پراپرٹی ڈیلرز
پروپرائیٹر
نعیم احمد طاہر ۔ احمدیہ چوک قادیان ۱۴۳۵۱۶
AHMAD PROPERTY DEALERS
AHMADIYYA CHOWK QADIAN 143516

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرّحیم
جیولرز
پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی ۔
فون ۶۶۹۴۴۳

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
پیشکش :- بانی پوئیمرز کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز :- ۵۲۰۶ ، ۵۱۳۷ ، ۴۰۲۸ ، ۴۳

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

زد جام عشق ۱۰۰/- روپے	حبوب مفید اٹھرا ۴۵/- روپے	اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
تریاق معدہ ۸/- ۱۵/-	روشن گھاٹی	حب جدوار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ (پاکستان)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ
کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA - 700073.
PHONES :- OFFICE :- 275475 RESI :- 273903.

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار (دُرِّ ثمین)

AUTOWINGS,
15 - SANTHOME HIGH ROAD,
MADRAS - 600004.
PHONE NO.
76360.
74350.

آٹو وِنگس

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

PHONE :- 279203

THE JANTA,
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD,
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15 - PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اشفعوا تؤجروا
(سفارش کیا کرو، تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)
(حدیث نبویؐ)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS,
DEALERS IN :- TIMBER TEAK POLES, SIZES,
FIRE WOOD,
MANUFACTURERS OF :- WOODEN FURNITURE,
ELECTRIC ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM (KERALA)

قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCIETY LTD.
PLOT NO. 6 - GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
PHONES } OFFICE :- 6348179 } BOMBAY - 400059
RESI :- 6233389 }

خدا کی پسندیدہ ۲ دو باتیں

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-
کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن
سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم (بخاری و مسلم)
ترجمہ:- دو باتیں ایسی ہیں جو زبان پر تو بالکل ہلکی ہیں مگر (قیامت کے دن) ترازو میں بہت بھاری ہوں گی
اور وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسندیدہ ہیں یعنی (۱) سبحان اللہ و بحمدہ (۲) سبحان اللہ العظیم۔

طالبانِ دعا
محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔
پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ۔

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ } کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس - سٹاکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس — کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گُڈ لک الیکٹرانکس — انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

6-ALBERT VICTOR ROAD FORT.

GRAM. MOOSARAZA
PHONE.- 605558 } BANGALORE - 560002.

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبد الرحیم و عبد الرؤف - مالکان حمید ساری مارٹ - صالح پور - کٹک (اڑیسہ)

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

AUTOTRADERS,

16-MANGOE LANE
CALCUTTA - 700001.
"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

ہر قسم کی گاڑیوں، پیٹرول اور ڈیزل کار - ٹرک - بس - جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!

ٹیلیفون نمبرز :- 28-5222 اور 28-1652

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے!"

(کشتی نوح)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نبز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ یکم نومبر ۱۹۹۰ء - رجسٹرڈ نمبر - پی / جی ڈی پی - ۲۲